یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عام خریداران ممالک بیرون سے ... دس شلنگ۔ چھ شلنگ

عام سے ... چھ روپے۔ تین روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق چار روپے۔ اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

جلد ۶ | امرتسر ۲۴۔ ربیع الاوّل ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۳۔ جولائی ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۷

امرتسر مطبوعہ ۲۴۔ ربیع الاوّل ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۳۔ جولائی ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۱۷

سر جوسکاٹ

سابق جج ہائیکورٹ بمبئی و جوڈیشل مشیر مصری گورنمنٹ جو خدیو حال۔ اُن کے والد اور دادا تینوں کے عہد میں مصر میں جوڈیشل خدمات پر مامور رہچکے ہیں خدیو عباس حلمی پاشا کی سیاحت لندن کے موقعہ پر اُنکا مختصر تذکرہ بالفاظ ذیل ٹائمز میں شائع کرتے ہیں:۔ عباس پاشا حلمی مصر کے ساتویں والیسرائے اور تیسرے خدیو ہیں۔ اسوقت انکی عمر ۲۵ برس کی ہے۔ اور محمد علی بانی خاندان کے جسنے انگلستان کے علی الرغم مصر کو ٹرکی سے آزاد کرایا۔ اور اُسے مغربی تہذیب قبول کرنیکے قابل بنایا پر پوتے ہیں۔ وہ سترہ سال کی عمر میں یعنے اسلامی شریعت کے مطابق سن بلوغ سے صرف ایک برس کی زیادہ عمر میں تخت نشین ہوئے۔ اُنکی والدہ الفلوانزا کی بیماری سے ایک دو دن میں ہی فوت ہوگئے۔ میں اُنکی وفات سے آدھ گھنٹہ بعد خدیوی محل کو گیا تھا۔ وہاں عام کہرام برپا تھا۔ اور کل وزرا جمع ہو کر اس فکر میں غرق تھے کہ اب کیا کریں۔ عباس ثانی آسٹریا میں تھے۔ انکو تار دیا گیا۔ اور وہ فوراً اسکندریہ آگئے۔ وہ ایسی جلدی میں روانہ ہوئے کہ شاہی ملبوسات بھی ساتھ نہ لائے نہ راستہ سے پہلے قسطنطنیہ گئے۔ تمام وزرا نے جنمیں میں بھی شامل تھا علی الصباح جہاز تک استقبال کیا۔ خدیو نے انگریزی جہازات موجودہ بندرگاہ کی سلامی کا بخندہ پیشانی جواب دیا۔ تیسرا سین جو میں نے دیکھا۔ اُس موقعہ کا تھا جبکہ خدیو کو باضابطہ مصر کا حکمران مقرر کرنیوالا سلطانی فرمان پڑھا گیا۔ اسکے متعلق ایک رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ سلطان فرمان میں اُسے اُس تمام علاقہ کی حکومت جو اُسکے اباواجداد کے زیر حکومت تھا عطا کرنی بھول گئے یعنے جزیرہ نما سینا خارج رکھا گیا۔ اور اصلاح تک فرمان کا پڑھا جانا ملتوی کیا گیا۔ سلطان نے بذریعہ تار منظوری عطا فرمائی۔ اور یہ بے جوڑ مراسلہ فرمان کے بعد پڑھا گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سلطان کا خاص ایلچی جسکا سینہ تمغوں اور سنہری لیس سے ڈھنپا ہوا تھا اور مشرقی بہرک اور خود کا مجسم نمونہ دکھائی دیتا تھا فرمان کے بعد چبوترہ سے اتر کر دوستوں کو دیکھتا ہوا ہال سے باہر سے چلا گیا تھا۔ تاکہ دوسرے مراسلہ کا مضمون اسکے کان میں نہ پڑے۔ اسکے بعد یہ عظیم مسئلہ درپیش ہوا کہ دیکھئے یہ نوعمر حکمران اپنی پوزیشن کو کسطرح نباہتا ہے۔ اُسکا منصب پھولوں کی سیج نہیں۔ اگر ہے تو ایسے پھولوں کی جنکے ساتھ کانٹے بھی ہیں اُسکے راستہ میں مالی انتظامی اور عہود کی متعلقہ پابندیاں موجود تھیں۔ جنکی سمجھنے میں اُسے دانیا کی یونیورسٹی کے لکچروں کی سمجھنے سے بہت زیادہ دقت پیش آئی ہوگی۔ اور سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ وہ فی الواقع حکمران بننے کا مشتاق تھا۔ بہرحال اُسکا اولین فعل ہزار تعریف کا مستحق ہے۔ اُسکے والد توفیق پاشا کے زمانہ میں بڑے آدمی بالخصوص یورپین قونصل جنرل بلا اطلاع خدیو کی ملاقات کرنیکا استحقاق رکھتے تھے۔ عباس نے قونصلوں کے میر مقدم کو کہلا بھیجا کہ ملاقات سے پہلے اجازت حاصل کر لیجایا کرے۔ ایک بڑی سلطنت کا نائب اس درخواست کی روگردانی کرکے حسب معمول بلا اطلاع چلا گیا۔ خدیو نے اُس سے ملاقات تو کی۔ مگر باہر بہت دیر انتظار کرانیکے بعد۔ جس سے سفیر صاحب سخت آزردہ اور درہم برہم ہوئے۔ چنانچہ خدیو کے سامنے جاکر اُسنے پہلے یہی شکایت لمبی چوڑی تمہید اٹھا کر کی اور کہا کہ میری سلطنت ایسی مقتدر اور عظیم الشان ہے کہ اُسکے نائب سے ایسا برتاؤ کرنا زیبا نہ تھا۔ جب وہ تقریر ختم کر چکا تو خدیو نے یہ جواب دیا کہ کرسی سے اُٹھ بیٹھے اور کہا۔ صاحب میں تمہاری ملاقات سے معافی چاہتا ہوں اُسوقت سے بعد پھر کبھی خدیو کی اس حکم کی نافرمانی نہیں ہوئی۔ شروع شروع میں خدیو کبھی فرانس کبھی ٹرکی اور کبھی اُن نوجوان مصریوں کے گروہ کیطرف مائل ہوئی جو بنگالی بابوؤں کیطرح خواہ قوم و ملک برباد ہوجائے اجنبی حکومت سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ مصری فوج کے انتظام میں سخت مشکلات حادث ہوگئیں اور ایک وقت عباس پر سختی کے ساتھ نکتہ چینیاں ہونے لگ گئیں۔ مگر معترضین نے یہ نہ خیال کیا کہ وہ

مسائل حاضرہ و مسلمات سیاسیہ

ابھی نوعمر ہے۔ اور بہ تقاضائے طبعی مطلق العنانی کا شایق اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے خدیو مصر کی وقعی حیثیت و منصب کے سمجھنے سے معذور رہے۔ وہ اپنے ملک کے انتظام کی بہتری اور ترقی سے بڑی دلچسپی رکھتا ہے اُسکا والد کونسل وزرا میں شاذ شامل ہوتا تھا۔ عباس جب کبھی کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو کبھی غیر حاضر نہیں رہتا۔ تاہم اگر اُسے اپنے وزرا کی رائے سے کسی معاملہ میں اتفاق نہ ہو تو انکی رائے مان لیتا ہے قتل کی سزا کے لئے پہلے ضروری تھا کہ یا ملزم اقبالی ہو۔ یا دو چشم دید شاہد موجود ہوں۔ اس قانون کی وجہ سے ملزموں کو قتل کی سزا بہت کم ملتی تھی۔ اور اس سے انتظام میں خلل پڑتا تھا۔ حکومت نے اس قاعدہ کو نرم کرنا چاہا۔ خدیو کی رائے مخالف تھی۔ کہ شاید مجوز سے غلطی ہو جائے اور کوئی بیگناہ پھانسی ملجائے مگر وزرا مصر رہے جسپر وہ مان گیا۔ لیکن اپنی مخالف رائے مسل میں درج کرادی۔ عباس اپنی رعایا کی بہتری کا دل سے خواہاں ہے کچھ عرصہ ہوا مجھے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اور اُس موقعہ پر اُسنے اپنا عندیہ صاف صاف ظاہر کر دیا۔ اُسنے کہا کہ حاکمین رعایا پہلے کی نسبت زیادہ خوشحال ہے۔ اُسکے محاصل ہلکے ہیں پانی کی تقسیم عمدگی سے ہوتی ہے۔ اور عدالت میں امیر و غریب کی کوئی تمیز نہیں۔ وہ شروع سے دیسی عدالتوں اور قاضیوں کے متعلق بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ عموماً اپنے ملک میں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ اور قاضیوں کا بہت ہی ادب کرتے ہیں۔ خود انکے کئی رشتہ دار دنکو سزا ملی ہے۔ مگر خدیو نے کبھی عدالتی کارروائی میں دخل نہیں دیا۔ انگریزی انتظام کی عمدگی کا یہ اعتراف ایک ایشیائی فرمانروا کیطرف سے معمولی بات نہیں۔ پانچ برس ہوئے میں نیل کے بالائی حصہ کیطرف دورہ پر گیا اور وہاں کے مشائخ اور عمائد سے گفتگو کی۔ ان لوگوں نے ایسا اعتراف نہ کیا۔ صرف میں ہی ایک مغربی اُس مجمع میں موجود تھا اور اُن سب کو مجھ پر کامل بھروسہ و اعتماد تھا مینے پوچھا۔ کیا ٹیکس بہ نسبت سابق ہلکے ہیں۔ جواب ملا ہاں۔ مینے پوچھا کیا پانی باقاعدہ تقسیم ہوتا ہے سپاہیوں کو ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اور بڑے سے بڑے پاشا سے بھی کیا تم لوگ اب اپنی داد لے سکتے ہو۔ ان سب کا جواب ہاں ملا۔ اسپر مینے پوچھا۔ کہ یہ سب کچھ کسنے کیا ہے سب مجھے توقع تھی جواب ملیگا کہ انگریزی قوم نے۔ مگر اس سوال کو سُنکر پہلے تو کچھ دیر سب خاموش رہے۔ پھر سب سے بوڑھے نے جواب دیا۔ اللہ نے اس موقعہ پر یہ ایجاد کر دینا مناسب ہوگا کہ خدیو کو اپنے مذہب کا پاس اسقدر ہے کہ اور سب معاملات میں وہ مداخلت کو گوارا کرنے پر تیار ہیں۔ مگر اسمیں ہرگز نہیں۔ مسائلت حج اور قاضی القضاۃ کے معاملہ میں وہ اس امر کا بین ثبوت دیچکے ہیں اور اسکی مزید تصدیق لندن میں جاکر کی ہے۔ جہاں اسکاٹ صاحب موصوف سے بوقت ملاقات ارشاد فرمایا۔ کہ میں انگلستان کے حسن انتظام کا ممنون ہوں اور اسکی دوستی پر فخر کرتا ہوں۔ لیکن اس تعلق کے قیام کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ میرے انگریز مشیر مذہبی معاملات میں مطلقاً دخل نہ دیں۔

شام حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کی فنڈ کے لئے کمیشن نے ہر ملازم کی تنخواہ سے دس مہینوں کے لئے دس فیصدی وضع کرتے رہنے کی تجویز سلطان المعظم کی منظوری کے لئے پیش کی ہے۔ اس اصول پر جلالت مآب نے عمل پیرا ہو کر اپنا ایک مہینہ کا وظیفہ (پچاس ہزار پونڈ) اس فنڈ میں عطا کیا ہے تمیدی اخراجات کے لئے جو ایک لاکھ پونڈ کمیشن کی تحویل میں کر دئے گئے تھے۔ وہ زراعتی بینک سے لئے گئے ہیں۔ یہ رقم بینک مذکور کو دو برس میں ادا کیجائیگی۔ ترکی حکومت نے چندہ کے متعلق سردست یہ مختصر سی اپیل مسلمانان عالم سے کی ہے:۔

لما کان انشاء السکۃ الحجازیۃ عمل جلیل یستلزم سعادۃ الدارین ومأثرۃ عظیمۃ من مآثر سیدنا ومولانا امیر المومنین خادم الحرمین الشریفین تمهد للحجاج سبل الراحۃ وتقرب علیهم الشقۃ فقد صرف ایده الله واطال بقائه جل عنایۃ الی اتمامه ومن ثم تکرم واحسن بمعاش شهر من تخصیصاته السنیۃ لتنفق فی هذه المثوبۃ حیث علم متع الله الامۃ بطول بقائه ان جمیع الوکلاء والمأمورین وسائر المسلمین لا یألون جهدا فی الاقتداء بجلالته بالتبرع

لهذا العمل الصالح امره تبلیغ کافۃ المأمورین والاهالی السلام العالی السلطانی

امرا اور اصحاب ثروت کے لئے یکمشت ہزاروں اور لاکھوں کی رقم اس کار خیر میں عطا کر دینا کوئی بڑی نہیں البتہ اس زمانہ قحط میں متوسط درجہ کے مسلمانوں کو کسی معقول رقم کا یکمشت عطا کرنا ضرور گراں گزریگا لیکن وہ اگر مندرجہ بالا تجویز پر عمل کریں۔ تو انہیں بھی کچھ گراں نہیں گزریگا۔ اور اس طرح دس مہینوں میں ایک معقول رقم متوسط طبقہ کے مسلمانوں کی طرف سے بھی اس عظیم الشان قومی کام کے لئے جمع ہو جائیگی یقین کامل ہے کہ ہندوستان کے اولوالعزم اور صاحب تمول مسلمان اس قیامت تک یادگار رہنے اور فائدہ بخشنے والے کام کی تکمیل کے لئے اُس سے کم فیاضی و سخاوت نہیں دکھائینگے جس سے وہ ملکی و مقامی خیراتی کاموں میں ہمیشہ کام لیتے رہتے ہیں۔ اور کہ ایسے اصحاب جو یکبارگی اپنی ماہوار آمدنی نہیں دیسکتے۔ اسے دس قسطوں میں تقسیم کر کے دس مہینوں میں ادا کرنے سے ہرگز دریغ نہیں کرینگے ناظرین اگر پسند کریں تو وکیل اس چندہ کے لئے فنڈ کھولنے کو بالکل تیار اور خاکسار اڈیٹر اس تجویز پر کاربند ہونے کو بہمہ وجوہ آمادہ ہے۔ بڑی بڑی رقمیں عطا فرمانے والوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ براہ راست زر عطیہ بذریعہ منی آرڈر شاہ ملک وزیر خزانہ و مال قسطنطنیہ کی خدمت میں ارسال کر کے اسکے ساتھ فارسی عربی۔ انگریزی یا فرینچ زبان میں ایک اطلاعی خط لکھدیں کہ یہ رقم حجاز لائن کے امدادی فنڈ کے لئے بھیجی جاتی ہے۔ وہاں سے باضابطہ رسید موصول ہو جائیگی۔ سب سے محفوظ اور مناسب طریق یہی ہے۔ بندیہ اقساط روپیہ عطا کرنے والے یہاں اس ملک میں معتبر امناء کو روپیہ بھیجتے رہیں۔ جنکا یہ فرض ہو کہ وہ ہر مہینہ جمع شدہ روپیہ وزیر ممدوح کی خدمت میں بھیجتے رہیں۔ وکیل اپنے معاونین کا مشکور ہے کہ وہ ہمیشہ اسکی معروضات کو شرف قبولیت عطا فرماتے رہے ہیں۔ لیکن یہ کہنا شکایت میں داخل نہیں ہوگا کہ کئی ہزار ناظرین اور ایسے ناظرین سے جو قوم و ملک کی سچی ہمدردی کا دعوی رکھتے ہیں مصیبت دگان کریٹ کے لئے صرف ایکہزار کے قریب اور مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے لئے ڈیڑھ برس کے عرصہ میں فقط چھ سات سو روپیہ کا جمع ہونا کسی طرح حوصلہ افزائی کا باعث نہیں ہو سکتا اگر ہمارے کل محترم ناظرین دس اقساط میں اپنی ایک مہینہ کی آمدنی عطا کرنیکا مصمم ارادہ کر لیں تو بلاشبہ کم از کم ایک لاکھ روپیہ کی رقم اس فنڈ کے لئے بآسانی جمع ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے معاونین یا اُنکے حصہ کثیر کو اس بارہ میں ہم سے اتفاق رائے ہو۔ اور وہ ہر پہلو و لحاظ سے اس کمال نفع بخش اور سود مند کام کی تکمیل میں شریک ہونیکی سعادت دارین حاصل کرنیکے خواہاں ہوں۔ تو وہ آخری قسط کے وقت تک اپنے عزم میں ثابت قدم رہنے کا عہد کر کے زر عطیہ **میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان سوداگران شال و رئیسان اعظم امرتسر** کی کوٹھی میں ارسال کرنا شروع فرمادیں۔ فہرست چندہ ہر ہفتہ باقاعدہ وکیل میں شائع ہوتی رہیگی اور میاں صاحبان موصوف ہر مہینہ زر جمع شدہ قسطنطنیہ بھیجکر موصول شدہ اسمواز رسیدوں کو عطا کنندگان کیخدمت میں ارسال فرمادیا کرینگے یہ خاص انتظام خلاف معمول اس یقینی توقع کیوجہ سے کیا گیا ہے کہ اس فنڈ کے لئے ناظرین وکیل اسکی اہمیت اور عظمت کے حسب حال فیاضی و سخاوت سے کام لینگے جس صورت میں ہر مہینہ اسقدر معقول رقم وصول ہوا کریگی۔ جسکا کسی اخبار کے دفتر میں جمع رکھنا ہرگز قرین مصلحت نہیں بلکہ اول تو کسی بینک میں۔ اور جہاں ایسا انتظام نہ ہو سکتا ہو کسی معتبر دوکان میں جمع رکھنا ضروری ہے۔ ہمیں پختہ توقع ہے کہ ہمارے اسلامی معاصرین بھی اپنے اپنے ناظرین و رابنائے ملک کو اس عظیم الشان قومی کام کی تکمیل میں مدد دینے کی کامیابی کے ساتھ ترغیب دلا سکینگے اور انکو اچھی طرح سے ذہن نشین کرا دینگے کہ بموجب ارشاد ربانی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون حقیقی سعادت ایسے ہی نیک کاموں میں حسب استطاعت روپیہ خرچ کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔ دمشق میں تعمیر ریلوے کے لئے نقل اسباب کا انتظام بڑی مستعدی سے ہو رہا ہے۔ اور دستی گاڑیاں بسرعت بنائی جا رہی ہیں بیروت میں وسط جون تک ۱۰ لاکھ روپیہ چندہ جمع ہو چکا تھا عبد القادر آفندی قبانی مالک ثمرات الفنون و پریسیڈنٹ ٹیوٹونیلٹی اسبارہ میں سعی موفور سے کام لے رہے ہیں مصر کے خانہ بدوش عرب قبایل میں سے ایک کے شیخ احمد بک ابو سلطان نے پانسو روپیہ بھیجا ہے اعانت عسکریہ

کے فنڈ میں بھی کل ملک میں سب سے اول اسی غیور نے جو چندان متمول نہیں پانسو روپیہ روانہ کیا تھا خاص قسطنطنیہ میں بھی متمولین دریا دلی چندہ عطا کر رہے ہیں۔

محاربہ چین

دن بدن اہمیت اختیار کرتا چلا رہا ہے۔ اور آخری خبر ہے کہ ہر طاقت (انگلستان۔ فرانس۔ روس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی۔ جاپان۔ اور صوبجات متحدہ امریکہ) نے چالیس چالیس ہزار فوج چین بھیجنے کا عزم کیا ہے۔ ادھر شہزادہ توان چینی سپہ سالار بقول رائیٹر اب تک ساڑھے نو لاکھ فوج جمع کر چکا ہے۔ لیکن قسراین سی پہلی خبر چنداں باوثوق نہیں معلوم ہوتی جرمنی۔ آسٹریا۔ اور اٹلی شاید ہی اسقدر فوج بھیج سکیں۔ یا بھیجنا گوارا کریں۔ امریکہ کو فلپائن کا کمبل ایسا چمٹا ہوا ہے کہ وہ اُسی کے چھوڑانیکے لئے کافی فوج نہیں بھیج سکتی۔ اُسکو مانچوریا پر چینی افواج کے حملہ آور ہو جانے سے اب ایک طرح سے معقول حجت خاص چین میں زیادہ فوج نہ بھیجنے کی مل گئی ہے۔ فرانس اپنے مقبوضہ انام کی فوج ملاکر نسبتاً زیادہ اور جلد فوج بھیج سکتا ہے۔ مگر اس فرنچ مقبوضہ میں اُسکا تسلط ایسا مستحکم نہیں کہ وہ وہاں سے بلا تردد کچھ زیادہ فوج باہر بھیج سکے۔ رہ گئے جاپان و انگلستان۔ اور غالباً انہی پر قیام امن اور چینیوں کی گوشمالی کا زیادہ بوجھ پڑیگا۔ اب تک اکثر کو یہی گمان تھا کہ روس کی چینیوں سے سازش ہے لیکن مانچوریا پر چینی فوج کا بہ جمعیت کثیر سچ مچ حملہ کر دینا بتا رہا ہے کہ اب یہ سازش الٹی روس کے حق میں بالخصوص بلا و بے درمان ثابت ہوگی۔ اور یہ اندیشہ عام طور پر ظاہر کیا جا رہا ہے کہ روس کی پوزیشن اس نواح میں فی الحقیقت ویسی مضبوط نہیں جیسی کہ سمجھی جا رہی تھی۔ اور اب چینی حملہ سے یہ بھانڈا عنقریب پھوٹنے والا ہے۔ جس سے اُسکو مشرق الاقصیٰ میں ہی سخت نقصان نہیں پہنچیگا۔ بلکہ وسط ایشیا اور یورپ میں بھی اسکا اثر اُسے محسوس کرنا پڑیگا۔ لیکن ابھی تک بعض کی یہی رائے ہے کہ جہانتک روس کا تعلق ہے۔ یہ سب کچھ جنگ زرگری سے زیادہ نہیں۔ روسی حکومت ایسی رحمدل نہیں کہ اپنے اعدا جاپان و انگلستان کو چینی مخمصہ میں اچھی طرح سے مبتلا کرنے اور انکو اپنی افواج کا حصہ کثیر چین بھیجدینے پر مجبور کرنے کے لئے وہ اپنے چند سو سپاہیوں کو باقی دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی غرض سے کٹوا دینے میں کچھ بھی تامل کرے۔

پیکن میں اجنبی سفراء اور باشندگان کے قتل عام کی خبر بخوبی تصدیق ہو گئی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس سے تمام یوروپ میں غضب و ناراضگی اور جوش انتقام کی عام لہر پھر گئی ہے۔ ٹینٹسن کے چینی حصہ کو متفقہ افواج نے پے در پے حملوں کے بعد ۱۴ کو فتح کر لیا۔ اس فتح میں جاپانیوں نے نمایاں بہادری دکھائی لیکن چینیوں کی استقامت و پامردی بھی کچھ کم تعجب خیز نہ تھی۔ اجنبیوں کے برخلاف سازش کا مواد کئی مہینوں سے پک رہا تھا۔ اور یہ معاملہ ایک طرح سے دیسیوں میں ایسا عام ہو گیا تھا کہ چین کے انگریزی اخبار نارتھ چائنا ہیرلڈ کو ایک چینی نے فساد سے دو مہینے پیشتر اس امر کی اطلاع دیکر متنبہ کر دیا تھا کہ اگر دول نے جلد انسداد نہ کیا تو بڑی خرابی پیدا ہوگی لیکن چینی دنیا کی نظروں سے ایسے گر چکے تھے کہ نہ فقط سفراء و قونصلیں بلکہ تاجروں اور دیگر یورپین باشندوں نے بھی اس خبر کو تمسخر میں اڑا دیا۔ اس نامہ نگار نے لکھا تھا کہ فغفورہ۔ شہزادہ توان اور کل مانچو سردار اس سازش کے بانی مبانی ہیں۔ اور لڑائی کے لئے تیار سی مانچو قوم ہی کو کیا جا رہا ہے۔ باکسر یعنے خالص چینی صرف معاون ہونگے۔ ہندوستان سے دوسرا ڈویژن ابھی روانہ نہیں ہوا۔ ولایت سے احکام موصول ہونے کا انتظار ہے۔ اور نیز اس امر کا کہ جسقدر گورہ فوج بھیجنے کا ارادہ ہے اسقدر ولایت یا جنوبی افریقہ سے آجائے۔ سر دست اُن جہازوں پر جو اسکے لئے کرایہ پر لئے گئے تھے اُس قلعہ شکن توپوں کی باڑی کے لئے جو جنوبی افریقہ سے چین کو بھیجی گئی ہے بقول یکے ۵ اسو اور بقول دیگرے ۱۲ سو سپاہی ہندوستان سے چین کو بھیجے گئے ہیں۔ ہندوستان سے جس قدر ہندوستانی فوج باہر بھیجی گئی ہے یا بھیجی جانے والی ہے اُسکی جگہ نئی فوج بھرتی کرنے کے لئے نواب وزیر ہند سے پیہم نامہ و پیام ہو رہا ہے۔ ہندوستانی صیغۂ فوج کے مکمل انتظام اور کامل مستعدی کا ایک اور زبردست ثبوت چینی مخمصہ سے مل گیا ہے۔ نواب وائسرائے کو فوج بھیجنے کا حکم دوپہر کے دو بجے موصول ہوا۔ اور پانچ بجے تک جنگی صیغہ سے تمام ضروری ہدایات و احکام مختلف پلٹنوں اور محکموں کے نام جاری ہو گئے اور دوسرے دن کی دوپہر تک افواج متعینہ اپنے اپنے مقام تعیناتی سے روانہ ہونی شروع ہو گئیں۔ چینی محاربہ کے متعلق اس ہفتہ کے اہم واقعات ناظرین کو تار کے کالموں سے معلوم ہو جائینگے

ٹرانسوال کی طرف اس ہفتہ کوئی اہم لڑائی نہیں ہوئی۔ لیکن معرکہ آرائی سے وہ بالکل خالی نہیں رہا۔ پریٹوریا کے قریب اس ہفتہ پھر ایک معرکہ ہوا۔ جسمیں ہمارے قتل ۹ زخمی اور ۲۳ مفقود ہوئے۔ فری سٹیٹ کے مشرقی حصہ میں بوئر جرنیل ڈیوٹ جو مستعدی۔ عیاری۔ کارآزمودگی اور حربی داؤ پیچ میں لوٹری پر بھی سبقت لے گیا ہے۔ ۱۵ سو فوج اور پانچ توپیں لیکر دو انگریزی جرنیلوں کی افواج کے حلقہ میں سے نکلوہ شمال مشرق کی طرف نکل گیا ہمارے سوار ابھی تک اُسکے تعاقب میں ہیں۔ اور لنڈلی کے قریب اُسے جا دبوچنے کی توقع رکھتے ہیں۔ ٹرانسوال کے معرکہ مورخہ ۱۱ جولائی کے تفصیلی حالات زیادہ رنجدہ ثابت ہوئے وہاں کے انگریزی دستہ میں ایک ترپ سواروں کے علاوہ پیدلوں کی ایک نہیں بلکہ پانچ کمپنیاں تھیں۔ بوئروں نے ہماری دونوں توپوں کو آغاز معرکہ میں ہی بیکار کر دیا۔ اور باقی فوج کو ایک عمیق گھاٹی میں گھیر کر شام تک پے در پے سخت تباہی بخش رائفلی بوچھاروں کا نشانہ بنائے رہے۔ ہماری فوج جب تک کارتوس رہے مردانہ وار اپنی جگہ پر قائم رہی۔ ذخیرہ ختم ہو جانے پر ہتھیار ڈالنے کے سوا اسکے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔ اس امر پر عام تعجب ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس دستہ کو کمک کیوں نہ پہونچی۔ پریٹوریا میں بوئروں کے جاسوس بکثرت موجود ہیں۔ اور اُن کو انگریزی افواج کی نقل و حرکت کی ہر دم ان جاسوسوں کی معرفت اطلاع پہنچتی رہتی ہے۔ بوئروں نے ٹرانسوال میں ہر موقعہ التصاق پر انگریزی فوج کے برخلاف جارحانہ کارروائی اپنے فری سٹیٹی بھائیوں کی طرف سے انگریزی افواج کی توجہ ہٹانے کے لئے شروع کی تھی۔ لیکن متذکرہ صدر معرکہ کے سوا اور سب جگہ انکو شکست ملی اور بیقصان کثیر ملی۔ لیکن اگر انکو شکست نہ بھی ملتی۔ اور وہ کچھ دن ٹرانسوالی میدان جنگ کی انگریزی افواج کو ادھر مصروف رکھنے میں کامیاب بھی ہو جاتے تو اس سے فری سٹیٹ کی طرف کچھ اثر نہ پڑتا۔ وہاں کی قلیل التعداد فری سٹیٹی فوج کو بالآخر مغلوب و پامال کرنے کے لئے کافی سے زیادہ انگریزی سپاہ موجود ہے مسٹر کروگر کے دم خم میں کہا جاتا ہے ابھی تک کچھ فرق نہیں پڑا اس نے کہا ہے کہ جب تک رسد اور سامان جنگ ہے بوئر لڑائی سے دست بردار نہیں ہونگے۔ ممکن ہے چینی مخمصہ سے اُسے اپنے عزم پر قائم رہنے میں اور مدد مل گئی ہو۔

سرسید میموریل فنڈ کمیٹی نے علیجناب نواب صاحب امیر۔ جناب مدار المہام اور حکیم محمد اجمل خانصاحب کا صدق دل سے شکریہ ادا کیا ہے جسدن زعطیہ کالج پہنچا۔ وہ دن علیگڈھ کالج میں روز عید سے کم نہ تھا اور ہر فرد بشر کی زبان پر کلمات دعائیہ جاری تھے۔ اگر دیگر مسلمان والیان ریاست اور امراء و متمولین بھی اپنی قومی درسگاہ کی امداد ایسی ہی فیاضی و فراخدلی سے کرنے پر آمادہ ہو جائیں جیسی کہ جوان بخت نواب صاحب موصوف نے دکھائی ہے۔ تو ہمیں کوئی شک نہیں کہ اسلامی یونیورسٹی کا عنقریب حیز وجود میں آجانا بالکل یقینی ہو جاتا ہے۔ اہالی رام پور کا یہ فخر بالکل بجا ہے کہ اب تک علیگڈھ کے اسلامی و قومی دار العلوم کو کبھی یکمشت اسقدر رقم کسی جگہ سے وصول نہیں ہوئی ایک اسلامی ریاست نے مطلوبہ رقم کا بیسواں حصہ بہم پہنچا دیا ہے اور قوم کے بعض عالی ہمت افراد اسوقت تک نواں حصہ ادا کر چکے ہیں ابھی بہت سا حصہ باقی ہے لیکن عام پبلک کو چھوڑ کر اگر صرف اسلامی ریاستوں کو ہی دیکھا جائے تو یہ رقم کوئی زیادہ نہیں سمجھی جا سکتی اور کامل یقین ہے کہ ان ریاستوں کے فرمانرواؤں اور انکے مشیران خوش تدبیر پر نواب صاحب ممدوح اور انکے مشیران با اخلاص کی اس قوم کے لئے مایۂ فخر و سعادت نظیر سے حسب الخواہ نیک اثر پڑیگا۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم

تقابل تعارف
اس سن سے میں تینوں
سن نو سکا ان مضامین میں
سن نو سکا ہے کیا ہے جو الہامی
تقابل کرنا ضروری چاہیں
سن سے کے لئے ضروری ہے
سن سے کے تین کالم میں
سن سے تینوں
ہر ایک کالم میں الگ الگ
ہر ایک مضمون کی
میں ہر ایک مضمون کی
قرآن شریف دیا گیا ہے
پیغمبر کی ثبوت
پیغمبری کا ثبوت
سن سے کے شان
فرض قرآن شریف
کرنے کی مجید
دعوی کرنے والے
سن سے
سن سے
ہے عیسیٰ کا
سن سے کے
ہے عیسیٰ کا
سن سے کے
سن سے کے
سن سے کے

ڈاکٹر زیرک حسین صاحب

کے متعلق ایک اور صاحب سید واجد حسین صاحب ٹھیکہ دار امروہہ سے جب ذیل تحریر فرماتے ہیں :- آجکل ڈاکٹر سید زیرک حسین صاحب رضی کے کمانڈر انچیف افواج ایران ہونے کی خبر نے اخبارات میں عجیب حالت پیدا کی ہے۔ کسی میں یقین اور کسی میں شک اور کسی میں جھوٹ ہونے کا پہلو نکلتا ہے۔ بڑا تعجب ہے کہ سفیر کبیر ایران کی تحریر سچی ہے تو شبہہ کے کیا معنی۔ اور جھوٹ ہے تو شیخ محمد صاحب سفیر معاذ اللہ کاذب ہیں جسکو عقل کسی طرح قبول نہیں کرتی۔ اگر وہ خط جسکی نقل دفتر سلطان الاخبار بمبئی اور دفتر گہربار و وکیل امرتسر وغیرہ میں بھیجی ہے جعلی تصور کیا جاوے تو کیوں سفیر صاحب ممدوح نے اسکی تردید نفرمائی۔ جہانتک مجھکو جناب ڈاکٹر سید زیرک حسین صاحب بہادر کا حال معلوم ہے اوسکا گزارش کرنا بھی فرض ہے۔ آپ امروہہ ضلع مرادآباد کے رہنے والے اور امین الفصاحت ناطق الملک سید الشعرا جناب سید مومن حسین صاحب صفی مدظلہ کے صاحبزادے ہیں۔ فارسی و انگریزی پڑھے ہوئے اچھے شاعر نستعلیق اور نسخ و ناگری و انگریزی خطوں کے پوری خوشنویس اور پشتو زبان کے بھی ماہر ہیں۔ ریاست پٹیالہ میں راجندر لانسرز رسالہ کے ڈاکٹر تھے۔ چنانچہ سرحدی جنگ کے صلہ میں آپکو سرکار دولتمدار سے نقرئی تمغہ اور ایک تلوار آبدار مع بندوق اور نقد انعام اور خطاب ڈی۔ ایس۔ ایم حرمت ہوا۔ اسکے بعد وہیں سے رخصت حاصل کرکے زیارت خراسان اور سیر ایران کے ارادہ سے روانہ ہوئے ایک قصیدہ شہزادۂ ظل السلطان گورنر اصفہان کی شان جسکا مطلع یہہ ہے - سجدہ گر خاص نبودی بخداوند جہان سودے سر بدر حضرت ظل السلطان + اور ایک مذہبی مثنوی مظفر نامہ شہنشاہ ایران کی نذر کو تصنیف کرکے لیگئے تھے جسکا خاتمہ ایک غزل پر ہے جسکے پانچ شعر مجھکو بھی یاد ہیں جو درج ذیل کرتا ہوں ؎

من ز ہندستان بایران میروم	دردمندم سوے درمان میروم
آمدم تنگ از ہجوم دشمنان	در پناہِ شاہِ شاہان میروم
سایہ ام دیگر نہ بیند آفتاب	در امانِ ظلِ سبحان میروم
میزبانی از شہنشہ دور نیست	گرچہ من ناخواندہ مہمان میروم

پیشتر بہر زیارت اے رضی
بر در شاہِ خراسان میروم

آپکو مولوی عاشق حسین صاحب مجتہد ابوشہر نے شاہزادۂ ظل السلطان کے نام اور شیراز میں معین السلطنہ نے وزیر اعظم طہران کے نام سفارشی خط لکھدیا۔ یہانتک مجھکو علم تھا بعد کی خبر نہیں +

مسئلہ اردو ناگری

کے متعلق مولوی عبد القیوم صاحب مدرس بڈلاڈہ ضلع حصار ایک مکالمہ اس توقع سے ارسال کرتے ہیں کہ شاید لکھنؤ کی مجوزہ کانفرنس بہ حمایت اردو میں وہ بھی کسی کارآمد پایا جائے۔ مکالمہ حسب ذیل ہے :-

اردو۔ کہو بوا اب تو تمہاری چڑھ بن آئی ہے۔ حاکم وقت تمہارا طرفدار ہے۔

ناگری۔ ہاں! بہتے کبھی کے دن برے کبھی کی رات۔ پہلے تمنے اسکی گودی میں پرورش پائی۔ اب میری باری آئی +

اردو۔ اچھا تو ادھر آگیا۔ ادھر آئی۔ کی مثال صادق آئی۔ +

ناگری۔ اور کیا۔

اردو۔ مگر؟ پیاری نہ برا مانو تو یکبات کہوں میں۔

ناگری۔ کہو۔ شوق سے کہو۔

اردو۔ میری پرورش میں اتنا صرف نہیں ہوا۔ جتنا آپکی پرورش میں خرچ ہوگا۔

ناگری۔ پھر آپکو کیا۔

اردو۔ میں از راہ دلسوزی عرض کرتا ہوں۔

ناگری۔ یہ تمہاری دلسوزی تمہارا ہی دل جلائے گی +

اردو۔ وجہ۔

ناگری۔ ظاہر ہے کہ خرچ کی سوچ ادنے آدمی یا کم مایہ کو ہوتی ہے۔ یہاں معاملہ برعکس ہے یعنے روئے زمین کے شہنشاہ کا سہارا ہے جسکی حکومت میں مشہور بات ہے سورج نہیں چھپتا۔ اسکو خرچ کی کیا پروا +

اردو۔ ہاں یہ تو سچ ہے مگر داناؤں کے یہی فعل ہوتے ہیں۔ مثل۔ دھنی کی کوڑی میں پیسہ نفع نہ یہ کہ سونے سے گھڑاؤں مہنگی۔ وہ بھی ان ایام میں کہ کئی سال سے کال نے رعایا کا تو حال ناگفتہ بہ کر ہی رکھا ہے۔ ساتھ ہی خزانہ شاہی پر بھی ضرب لگائی ہے۔ کہیں انوائے مال۔ کہیں تقاوی۔ کہیں محتاجوں کی امداد اور خیرات۔ اور کہیں طاعون کے باعث رعایا کیواسطے آبادی کے باہر مکانات و ڈاکٹروں اور ادویات کا خرچ۔ بھلا ان غریبوں کی خبر گیری مقدم ہے یا ناحق بیٹھے بٹھائے آپکی۔ آپ اگر بالفرض محال پرورش پاکر موٹی بھی ہوئیں تو کونسا گڈھ فتح کرینگی۔ خطا معاف پہلے بے لاگ ہو کر مجھے ہی عہدہ برآ ہو لو +

ناگری۔ کیا میں تمسے بھی گئی گذری۔ لاٹھی ٹوٹی تو کیا بھانڈوں سے بھی گئی +

اردو۔ یوں اپنی چھاچھ کو کون کھٹا کہتا ہے۔ مگر انصاف کرو۔ میرا لشکر جس قلعہ میں محفوظ ہے اسکے برج یعنے حروف تہجی (۴۷) ہیں اور کمینگاہیں یعنے اعراب (۲۵) اور ایکی گڈھی میں برج (۴۲) اور کمینگاہ (۱۱)۔ اگر باور نہو تو ہر دو نقشے ملاحظہ فرماؤ جو ذیل میں درج ہیں :-

نمبر شمار	نام اعراب	صورت اعراب	محل یا مثال
۱	زبر	ـَـ	رَب
۲	زیر	ـِـ	طِب
۳	پیش	ـُـ	حُب
۴	سکون	ـْـ	عَقْ
۵	تشدید	ـّـ	حقّا
۶	موقوف	ـٰـ	دستٰ
۷	الف	حروف علت	جا
۸	و		جو
۹	ی		سچے
۱۰	آ	ـَـا	آجاؤ
۱۱	یائے معروف	ـِـی	جی ہاں
۱۲	" مفتوح	ـَـے	جے
۱۳	واو معروف	ـُـو	تُو
۱۴	" مفتوح		اور
۱۵	" معدولہ	ـَـوْ	خود
۱۶	نون غنہ	وسط میں	ہنس ہیں
۱۷	ہائے مخلوط	ـھـ	کچھ
۱۸	یائے "	ـ	بیاہ
۱۹	زبر کی تنوین	ـً	نوراً
۲۰	زیر "	ـٍ	نوریٰ
۲۱	پیش "	ـٌ	نوراً
۲۲	ہمزہ	ء	آئے
۲۳	کھڑا زبر	ا	اسمٰعیل
۲۴	" زیر	ا	بجنسہٖ
۲۵	یائے موسوی	ـے	ادلے

دیکھنا یہ اردو کے قلعہ کے برج ہیں۔

کہئے تو آپکی گڈھی کے برج و کمینگاہ بھی دکھادوں +

ناگری۔ ضرور

اردو۔ لیجئے ملاحظہ کیجئے

क ख ग घ ङ च छ ज झ ञ ट ठ ड ढ ण त थ द ध न
प फ ब भ म य र ल व श ष स ह क्ष त्र ज्ञ श्र ऋ ऊ

یہ تو حروف ہیں باقی رہی بارہ کڑی

ा ि ी ु ू े ै ो ौ ं ः

وہ یہ ہیں ملاحظہ کیجئے

ناگری۔ کیا خاک دیکھوں۔ کئی حروف چھوڑ گئے۔

اردو۔ کہاں چھوڑ گیا باقی تو بارہ کڑی میں سب آتے ہیں۔

ناگری۔ بارہ کڑی کو بھی تم گیارہ ہی بتاتے ہو۔ + ۱۲

مراسلات

از وانیا دارالخلافہ آسٹریا۔ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء۔ مائی ڈیر مولوی انشاء اللہ سلمہٗ۔ السلام علیکم۔ شکر ہے کہ میں تادم حال بخیریت ہوں۔ اور حسب وعدہ آپکو یہ خط ویانا سے لکھتا ہوں۔ آپکو یاد ہوگا میرا قصد شروع میں ٹریسٹ سے براہ وینس۔ سوئٹزرلینڈ و فرانس پیرس و لنڈن کو جانیکا تھا۔ لیکن بعض وجوہات سے بمبئی جاکر رہنے ارادہ بدل دیا۔ اور ٹریسٹ سے ویانا برلن اور ہمبرگ کو پہلے جانا مناسب سمجھا جو آجکل کی یورپ کی تجارت اور صنعت وحرفت کے مرکز ہیں۔

میں ۲۰ مئی کو ڈیڑھ بجے کی ریل سے (بمبئی میل) میں لاہور سے سوار ہوا۔ میرے دوست احباب اور اعزا کا ایک بڑا مجمع سٹیشن پر جمع تھا۔ اور کارخانہ پیسہ اخبار کے اکثر ملازم بھی موجود تھے۔ جب میں اپنی عزیزوں اور دوستوں سے اتنے لمبے سفر کے لئے رخصت ہوا تو میں اُس سچی محبت کو دیکھکر بمشکل اپنے آپ کو ضبط کر سکا کہ جو اس علیحدگی کیوقت سب کے بشروں سے ظاہر ہو رہی تھی۔ اور انہوں نے دوپہر کی ایسی سخت دھوپ میں میری خاطر اپنا آرام نظر انداز کر دیا تھا۔ خان بہادر محمد برکت علیخان میرے مخدوم اور قوم کے مشفق بابی ضعف پیری مجھے سٹیشن تک خدا حافظ کہنے آئے تھے۔ لاہور سے چند دوست مجھے امرتسر تک رخصت کرنیکے لئے ساتھ سوار ہو گئے جنکو آپنے بھی امرتسر کے سٹیشن پر دیکھا تھا۔ اس سے آگے احباب امرتسر کی مہربانی کا ثبوت بھی آپنے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ میاں غلام نبی صاحب رئیس اعظم امرتسر نے میرے بازوؤں پر امام ضامن کے روپے باندھے۔ اور آپ کے اخبار کے پروپرائٹر شیخ غلام محمد صاحب میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ اور حکیم نظام الدین صاحب نے معہ دیگر بزرگان کے کیسی محبت سے مجھے خدا حافظ کہا تھا۔ میں اسکو مدت تک نہیں بھول سکتا۔ اسی طرح لاہور سے لیکر بمبئی تک اکثر بڑے بڑے سٹیشنوں پر مجھے احباب ملنے آئے۔ اور میرے لئے کھانا لاتے رہے۔ میں لاہور سے دوم درجہ کی تھرڈ گاڑی میں اسلئے سوار ہوا تھا کہ راستہ میں کہیں گاڑی بدلنی نہ پڑے۔ بمبئی میں خانصاحب ڈاکٹر حافظ فضل احمد صاحب سٹیشن پر موجود تھے۔ اُنکے یہاں فروکش ہوا۔ اور ایک شب سیٹھ عبداللہ بھائی لالجی صاحب کے عالیشان بنگلہ میں ٹھیرا جو سمندر کے کنارہ پر نہایت فضا کا مکان ہے۔ سیٹھ صاحب بمبئی کے نہایت نامور تاجر روشن خیال بزرگ اور میرے بڑے مہربان ہیں۔ ٹکٹ لینے ٹامس کک اینڈ سن کے مشہور کارخانہ سے نہ صرف جہاز کا ٹریسٹ تک لیا تھا۔ بلکہ ٹریسٹ سے ہمبرگ تک کا ریل کا بھی لے لیا تھا۔ کیونکہ لاہور میں مجھے پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنولڈ صاحب نے نہایت مہربانی سے صلاح دی تھی کہ جن ممالک یورپ کی میں زبان نہیں جانتا وہاں کی ریل کے ٹکٹ لینے میں مجھے تکلیف ہوگی۔ بوکنگ کلرک عموماً کچھ مار کھاتے ہیں۔ کیونکہ تبادلہ سکہ کی وجہ سے اجنبی کو کچھ سمجھ نہیں آسکتا کہ کتنا روپیہ اُسنے دینا تھا اور کتنا دیا۔ چنانچہ اب تجربہ سے میں اُس نصیحت کی بہت قدر کرتا ہوں کیونکہ اجنبی ممالک میں زبان نہ جاننے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور یورپ کے ہر ملک کے سکے الگ الگ ہیں۔

یکم جون کو میں آسٹرین لائڈ کمپنی کے جہاز امپیریے ٹرکس میں سوار ہوا۔ جو ۸ جون کو ٹریسٹ پہنچا۔ یہ شہر نہایت خوبصورت ہے اور بہت عمدہ بندرگاہ ہے۔ پہلے یہاں اطالیہ کی حکومت تھی۔ مگر اب آسٹریا اسپر قابض ہے۔ باشندوں کی زبان صرف اطالی ہے۔ میرے ہمراہ اتفاق سے تین اور ہندوستانی تھے جنمیں سے دو اکسپورٹ امپورٹ کے ایجنٹ اور ایک پارسی نوجوان تھا جو جرمنی کے ایک شہر کمنٹز میں برقی انجنیری سیکھنے جاتا تھا۔ ہم ہوٹل ڈی لاروم میں ٹھیرے۔ اُسی شب میں شہر وینس کو دیکھنے چلا گیا جو اطالیہ کا نہایت خوبصورت شہر ہے اور جسکی اکثر گلیوں اور بازاروں میں نہریں چلتی ہیں۔ اسلئے لوگ کشتیوں پر ادھر اُدھر آتے جاتے ہیں۔ اکثر مکانات کی بنیادیں پانی سے اُٹھائی گئی ہیں عجیب خوبصورت شہر ہے۔ یہانکے ایک نامی گرجا سینٹ مارک نامی میں چار ستون سنگ مرمر کے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان کی ہیکل سے لائے گئے ہیں اور چاندی کے تختے سینٹ صوفیہ کے گرجا (قسطنطنیہ) سے لائے گئے۔ وینس سے پھر بذریعہ جہاز ٹریسٹ کو واپس پہنچے۔ اور دوسرے روز وہانسے ویانا کو بذریعہ ریل روانہ ہو کر ۱۱ جون کو ویانا کے ہوٹل میٹروپول میں فروکش ہوا۔ جہاں سے یہ چٹھی لکھتا ہوں۔

آپ کو یہ بتلانا غیر ضروری ہے کہ میرے سفر یورپ کا مقصد کیا ہے۔ میں صرف اہل یورپ کے علوم و فنون اور تجارت و حرفت کی ترقی اور اسکے اسباب دیکھنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اگر میں ان ممالک کے باشندوں کی ترقی کا کچھ بھی راز معلوم کر سکا تو میں آپنے اہل وطن کو بتلاؤنگا اور اُنسے التجا کرونگا کہ وہ بھی انہیں وسائل کو عمل میں لائیں کہ جنکے استعمال سے اہل یورپ اس درجہ ترقی پر پہنچ گئے ہیں۔ اور اسطرح دنیا میں عزت اور عاقبت میں سُرخروئی حاصل کریں۔ اہل یورپ کی شائستگی میں جو خراب باتیں ہیں انہیں ہم کو نظر انداز کر دینا چاہئے اور اچھی باتیں اخذ کر لینی چاہئیں۔ بقول خذ ما صفا ودع ما کدر۔

میں چھ سات روز سے شہر ویانا میں ٹھیرا ہوا ہوں۔ اور ہر روز صبح سے شام تک مقامات قابل دید کی سیر۔ کارخانوں کے دیکھنے اور بعض شخصوں کی ملاقات میں صرف کر دیتا ہوں۔ مقامات قابل دید میں سے شاہی عجائب گاہ آرٹس۔ اور شاہی عجائب گاہ تصاویر۔ ہاؤس آف پارلیمنٹ۔ ٹاؤن ہال۔ شاہی تھیٹر (جو شہنشاہ آسٹریا کی ملکیت ہے) منجملہ دیگر کے دیکھا ہے۔ یہاں کی عمارتیں نہایت عالیشان ہیں ٹاؤن ہال میں (۶۶۷) کمرے اور (۴۲۰۰) دریچے ہیں۔ اور ہر دریچہ کے شیشوں پر علیحدہ ڈیزائن رنگ اور کندہ کاری کی ہے۔ یہاں کے مکانات کا اندازہ سوا انہیں دیکھنے کے ہونا محال ہے۔ ایک سو ایک پرائیویٹ مکان سر بفلک باہر سے عام پتھر اور اندر اکثر جگہ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ عجائب گاہ آرٹس وانڈسٹری میں مینے ایک کمرہ دیکھا جسکا نام "مُورش کمرہ" ہے۔ اور اسکو مراکو کے مسلمانوں کے طرز معاشرت کے لحاظ سے سجایا گیا ہے۔ اسکے دروازہ پر لکھا ہوا ہے۔ "اہلاً وسہلاً للداخلین"۔ اندر منجملہ دیگر فرنیچر کے ایک رحل بھی موجود ہے۔ ہر چند کہ مسلمان دنیا سے مٹتے جاتے ہیں۔ لیکن اتنا بھی غنیمت ہے کہ اُنکا نام باقی ہے۔ اور اقوام یورپ اُنکی پرانی عظمت کو بھولے نہیں۔ وینس کے بڑے گرجا کے سامنے کے محرابوں میں شیشہ کی مینا کاری میں بعض مسلمانوں کی تصویریں ایک تاریخی واقعہ کی یادگار میں بنی ہوئی دیکھیں۔ کارخانوں کا دیکھنا البتہ مشکل کام ہے۔ کیونکہ لوگ انہیں بلا کسی معرفت یا سفارش کے نہیں دکھلاتے آج یہاں کے ٹکنیکل سکول کی ایک پروفیسر کے نام ایک چٹھی لی ہے۔ کل یہانکا سب سے بڑا مطبع اخبار "نئوے ویانا ٹاگ بلاٹ" کا دیکھا تھا۔ ٹاگ کے معنے دن جو ڈے سے ملتا ہے اور بلاٹ کے معنے ورق ہیں۔ یعنے روزنامہ اخبار۔ اسکی بڑی مشین جو بھاپ کی طاقت سے چلتی ہے۔ ایک گھنٹہ میں ۳۲ ہزار اخبار ۳۲ صفحہ کے چھاپ کر اور موڑ کر رکھدیتی ہے۔ اور اس اخبار کی اشاعت ایک لاکھ ہے دن میں دو مرتبہ چھپتا ہے۔

بینظیر جیبی حمائل شریف مترجم - یہ حمائل نہایت ہی صحیح و خوشخط۔ عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ جسکی صحت آٹھ مولویوں حافظوں قاریوں سے کرائی گئی ہے جن کی مواہیر حمائل کے آخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف الصدق منشی محمد ممتاز علے صاحب مہاجر کی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترجمہ مولوی شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے۔ متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے۔ جلد نہایت عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ بھی نہیں مجلد عہ غیر مجلد عہ

(کل فرمائشیں بنام منیجر اخبار وکیل امرتسر آنی چاہئیں)

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی } یہ وہ نادر زمانہ ہے جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی اب اردو میں موجود ہے۔ ۵۷۸ھ ہجری سے ۵۸۱ھ ہجری تک کے حالات سفر اس خوبی سے لکھے ہیں کہ آجتک کسی مورخ نے نہیں لکھے۔ ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح وبسط سے لکھتا ہے۔ یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا چھپائی عمدہ۔ تحریر بے نظیر۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ (ع ع)

المشتہر حافظ احمد علی خان شوق مالک مطبع احمدی۔ ریاست رامپور کوچہ لنگر خانہ

یہ دنیا بالکل نرالی ہے۔ میں آپکو یہانکی کس کس چیز کی کیفیت لکھوں۔ میں کسیقدر مفصل حالات کے نوٹ لکھتا جاتا ہوں۔ اگر موقع ہوا تو آپ انہیں دیکھکر پسند کرینگے۔ یہانکا ایک ایک کارخانہ دیکھکر عقل دنگ ہوتی ہے۔ لوگ بڑے عیش پسند اور تفریح کے شائق ہیں۔ ہر روز ایک اتنا بڑا میلہ شہر کے باہر ہوتا ہے کہ جس میں تیس چالیس ہزار سے زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور وہاں کیا کیا تفریح کے سامان ہیں وہ میں اس مختصر خط میں لکھکر آپکے ذہن نشین نہیں کرسکتا۔ ادنی بات یہ ہے کہ ایک لمبے درختوں کی روش میں دونوطرف کے درختوں کی شاخوں میں بکثرت برقی لیمپ لگا دئے ہیں۔ جب لوگ مختلف تماشوں کو دیکھکر سیر ہو چکتے ہیں۔ اور زن و مرد اسطرف آتے ہیں تو وہ مختلف رنگوں کی برقی لیمپ روشن ہو جاتے ہیں۔ اور عجب بہار دکھاتے ہیں۔ عورتیں مردوں سے بڑی بے تکلفی سے ملتی ہیں۔ میلہ میں آدھی عورتیں اور آدھے مرد ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں کام کرنے اور تفریح کرنیکی الگ الگ وقت ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت میں دونوں کام دل کھولکر کئے جاتے ہیں۔ خرچ بہت گراں ہے۔ معہ خوراک و خدمت ہوٹل کا خرچ کم از کم دس روپیہ روزانہ ہو جاتا ہے۔ کرایہ گاڑی وغیرہ کا ذکر نہیں۔ ایک گوشت کی رکابی کے ۱۰-۱۲ آنے دینے پڑتے ہیں۔ ایک چائے کی پیالی کے ۵-۶۔ اور کبھی ۸-۱۰ آنے دینے پڑتے ہیں۔ قہوہ خانے چپہ چپہ پر ہیں جو بڑے بارونق ہیں انمیں دس دس بیس بیس تیس تیس اخبار آتے ہیں اور لوگ انہیں پڑھتے ہیں۔ ہمیں معلوم بھی نہیں تھا کہ جرمن زبان میں ایسے اچھے اور اتنے باتصویر اخبار چھپتے ہیں۔ باقی بشرط خیریت آیندہ۔ آپکا خادم بندہ

محبوب عالم

مکرم و مطاع بندہ منشی عزیز احمد صاحب زادلطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکی عام ہمدردی اور وفا نے مجھکو اتنا گستاخ اور بیباک کردیا ہے کہ میں اپنی خاص ذاتی ضرورتوں کے لئے بھی تکلیف دیسکتا ہوں۔ اس خیال نے صرف یہی نہیں کیا بلکہ اسکے یقین اور وثوق نے مجھکو اعتماد دلاکر ایک اہم اور بغایت درجہ ضروری کام کے انجام میں آپکا متوقع کیا ہے کمال امید ہے کہ انشاء اللہ مجکو ساتھہ اس توقع کے بھی آپسے غیر متوقع مدد ملیگی اور میرے خیالات کی پوری پوری تصدیق ہوگی۔

بات محض مختصر ہے مگر اجنبیت اور ناواقفیت نے اسکو کسیقدر طولانی بنا دیا ہے قاعدہ ہے کہ صحیح الدماغ آدمی ہر بات کی چھان بین کرتا ہے اور پہلے اپنی پوری تشفی کرلیتا ہے پھر کسی کام میں پڑتا ہے خصوصاً وہ آدمی جو اپنی زندگی اور بسر اوقات کا فیصلہ کرتا ہو کتنی چھان بین اور کیسی کیسی تشفی اور کس کس طرح کے اطمینان کے بعد کوئی راہ اختیار کریگا غرض انہیں اوجہوں نے آپکو تکلیف دینے پر مجبور کیا۔

بات اتنی سی ہے کہ میرے ایک عزیز بغرض تحصیل علوم انگلینڈ جایا چاہتے ہیں۔ مقصد ہے کہ انشاء اللہ آخر ماہ ستمبر یا اوائل اکتوبر میں وہ یہاں سے روانہ ہو جائیں۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے اور اسی اثنا میں پوری پوری واقفیت حاصل کیا چاہتا ہوں جہانتک میں سمجھتا ہوں اس واقفیت کے لئے وہ وہ رسالے جو آکسفرڈ۔ کیمبرج۔ لندن۔ اور اڈنبرا کی یونی ورسٹیوں سے شائع ہوا کرتے ہیں بہت ضروری اور بکار آمد ہونگے مگر چونکہ مجکو مفصل اور بالتصریح کل احوال متعلق عام تعلیم سول سروس انگریزی نے شن سیڈیکل انگریزی نے شن۔ انجنیرنگ اور ٹیلیگراف انگریزی نے شن۔ اور فارسٹ سروس انگریزی نے شن وغیرہ وغیرہ کے دریافت کرتے ہیں اسلئے خاصکر آپکی ذاتی واقفیت اور ہدایت اور ساتھہ اسکے ان مختلف لائنوں کے پراسپکٹس وغیرہ اور زیادہ تر ضروری ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان مختلف لائنوں کے پراسپکٹس اور رسالے وغیرہ جمع کرنے میں آپ کو ایک حد تک تکلیف ہوگی مگر اس تکلیف کا گوارا کرنا آپ کی ہمدردی سے بعید نہوگا۔

مجکو یہ نہیں معلوم کہ یہ رسالے بغرض اشاعت ان مختلف لائنوں کے ہیڈ آفس سے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں یا بقیمت ملتے ہیں چاہے مفت یا بقیمت ملتے ہوں تو کہاں سے ملتے ہیں اسلئے ایک ناروا تکلیف یہ بھی دیجاتی ہے کہ آپ مجھپر اعتماد کر کے اور مجکو ابھی سے بھیکر ان رسالونکو بھیجدیجئے۔ جو بقیمت ملتے ہوں انکو خرید لیجئے۔ اور مجکو قیمت سے مطلع فرمائیگا ارسال خدمت گرامی کیجائیگی۔ یہ ناروا تکلیف صرف عجلت کیوجہ دیجاتی ہے۔ اب اتنا کافی وقت نہیں رہا کہ میں آپکو خط لکھوں اور آپ اسکی قیمت سے مطلع فرمائیں پھر میں قیمت ارسال کروں اور رسالے آئیں۔

یہ باتیں جو عرض کی گئیں اور جنکی نسبت ایسی مشورہ اور ہدایت طلب ہے فقط تعلیم کی ہیں۔ ہندوستانی مذاق کے مطابق مجکو اخراجات و مصارف کے باری میں بھی پوچھہ لینا ضروری ہے۔ نمبر ۱ انگلینڈ میں طالب العلم کے بورڈنگ۔ اور لاجنگ کے کیا کیا طریقے ہیں اور کم سے کم کیا خرچ ہوتا ہے اور کس طریقے کے رہنے میں سب سے کم خرچ ہوتا ہے نمبر ۲۔ پرائیویٹ فیملی کے شریک ہو کر رہنے میں کم سے کم کیا خرچ ہوتا ہے۔ نمبر ۳ کالج بورڈنگ میں رہکر کم سے کم کیا خرچ کرنا پڑتا ہے۔ نمبر ۴ آفس میں رہکر کم سے کم کیا خرچ ہوتا ہے نمبر ۵۔ ہوٹلس میں رہکر کم سے کم کیا خرچ ہوتا ہے۔ یہ بھی ضرور تحریر فرمائیں کہ ان طریقوں کے علاوہ بورڈنگ اور لاجنگ کے اور طریقے بھی ہیں کہ نہیں اور اگر ہیں تو کیا کیا ہیں اور انمیں کم سے کم کیا خرچ ہوتا ہے۔ آپکی ہدایت کس طریقے کے بورڈنگ اور لاجنگ کے اختیار کرنے کی ہوتی ہے۔

المختصر میری ضرورت اور آپکی فیضرسانی نے مل جل کر مجکو آپ کی تکلیف دہی پر مجبور کیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ ازراہ عنایات عامہ و ہمدردی مجکو محض معذور سمجھکر اس تکلیف دہی پر معاف فرمائینگے اور مفصل احوال مذکورہ سے مطلع فرماکر مرہون منت فرمائینگے۔ آپکا خادم سید حفیظ الدین احمد بلخی۔ از پٹنہ

الجواب۔ انجمن اسلام لنڈن نے ان سوالات کے جواب کا ذمہ لیا ہے۔ مولوی سراج الدین بذریعہ چودھویں صدی یا مولوی محبوب عالم صاحب آپکو جواب باصواب دینگے اگر آپ اخبارات کے نادہندگان میں سے ایک بزرگوار نہیں۔ ولایت کے مدارس میں یونانی اور عبرانی حروف سکھلاتے ہیں۔ اور شارٹھینڈ۔ ہم ہی ناگری اور انگلش اور فارسی حروف سیکھیں۔ کیا مضایقہ۔ گر حقہ پینے کا وقت نہ ملے یا غزلخوانی کا۔ قوم کو کاہلی سے نجات حاصل کرنا ہے۔ کروڑپتی ہونیکا موقعہ اب قوم کو ملا ہے بشرطیکہ ہم تجاویز و تدابیر پر وقت ضائع نکریں بلکہ خود کام کرنیکا نظیر قوم کو دکھلا دیں۔ سخن گو ہم میں بہت ہیں اور کام کرنیکے وقت ہم دوستو پر نظر ڈالتے ہیں ہم کو خود کرنا چاہیئے۔ والسلام منشی سناء اللہ کو سلام۔ خداوند تعالی اس جوانمرد کو ہمت و قوت دے اور کامیاب کرے۔ الراقم۔ عزیز احمد جلاوطن۔

اخبارات میں دیکھا گیا ہے کہ سلطان المعظم اپنی ۲۵ سالہ عہد حکومت کی یادگار میں ایک دارالعلوم بنوانیوالے ہیں اگر ایسی حالت میں سلطان المعظم کی نظر رحمت ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف ہو جاوے تو نہایت ہی عمدہ ہوگا محمدن یونیورسٹی کی نہایت ہی اشد ضرورت ہے غیر اقوام ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کئے جاتے ہیں چونکہ سینڈیکیٹ کی مجلس میں زیادہ تر انگریز ہوتے ہیں اور وہ مسلمانوں کی حالت کو اچھی طرح پر واقف نہیں ہوتے۔ یا ہندوستانی

ایک پادری کا نیک نام

پادری اے۔ اے۔ پاور ساکن ایمپوریا ضلع کان لکھتے ہیں مجھے سفراوی قولنج کا ایک دفعہ سخت دورا ہوا میں نے چمبرلین کی دوائی قولنج وہیضہ و اسہال Chamberlains Colic Cholera & Diarhoea Remedy کی ایک بوتل خرید کی اور دو خوراکیں استعمال کیں جنسے مجھکو کامل شفا ہوگئی۔ یہی پادری صاحب پھر لکھتے ہیں۔ میرا ایک ہمسایہ جو گلی کی دوسری طرف رہتا تھا درد قولنج ایک ہفتہ تک بیمار رہا اسنے دو تین بوتلیں ڈاکٹر کے نسخے کی تین چار دن میں استعمال کیں۔ اس سے کچھہ فائدہ نہوا۔ اور اور ڈاکٹر کو بلایا۔ جب اسکے علاج سے بھی چند دنوں کچھہ افاقہ نہوا تو اسنے جواب دیدیا۔ دوسرے دن صبح اسے دیکھنے گیا۔ تو اس نے کہا کہ انتڑیوں کی پیچش سے میری حالت سخت نازک اور تکلیف دہ ہو رہی ہے خون کے مروڑ ہر وقت جاری ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تم نے چمبرلین کی دوائی قولنج وہیضہ و اسہال بھی استعمال کی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ یہ سنکر میں گھر سے اپنی بوتل لے گیا۔ اور اپنے ہاتھہ سے ایک خوراک دی اور کہا کہ اگر اس سے افاقہ نہ ہو پندرہ بیس منٹ بعد دوسری خوراک پینا۔ لیکن اسے پھر دوائی پینے کی ضرورت نہ پڑی ایک ہی خوراک سے بالکل چنگا بھلا ہو گیا۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات مال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

غیر اقوام ہوتے ہیں جو مسلمانونکو برباد کردینا فرض سمجھتے ہیں پس ایسی حالت میں یہاں پر ایک اسلامی یونیورسٹی کی بہت ضرورت ہے۔ لیکن یہاں کے مسلمان اس قدر کمزور ہیں کہ وہ بلا دوسرے کی مدد کے کچھ نہیں کرتے پس ایسی حالت میں سلطان المعظم کو جو اُن یہودیونکو املاک و روپیہ پیسہ اپنی جیب خاص سے مرحمت فرماتے ہیں جو اُنکی سلطنت میں پناہ گزیں ہوتے نظر خسروانہ ہندوستانکے مسلمانونپر کرنا نہایت ضروری ہے۔

اردو ہندی کی بابت مہاراجہ اجودھیا و مہاراجہ بنارس تو اپنی قوم کی طرفداری کریں روپیہ پیسہ سے دریغ نہ کریں مگر ہمارے حضور نظام کچھ توجہ نہیں کرتے۔ میری رائے ناقص میں اگر وہ بھی ایک بار ناراضی رزولیوشن گورنر جنرل کی خدمت میں اور ایک تار سکرٹری اوف سٹیٹ کی خدمت میں بھیجیں تو بہت مناسب بلکہ انسب ہوگا۔ اور اگر ایک تار سینٹرل کمیٹی لکھنؤ کے پاس اظہار ہمدردی کا اور اس بات کا اپنے حق کیواسطے کوشش کرو ہم تمہاری مدد ہر طرح سے کرینگے بھیجیں تو اور بھی اچھا ہو۔ راقم۔ وجیہ الدین از اٹاوہ۔

قابل توجہ مسلمانان وانمباڑے۔

دمشق حجاز ریلوے کے اجرا کے متعلق اخبار وکیل امرتسر میں جو متشرح آرٹیکلات شائع ہو رہے ہیں اسکو دیکھکر مجکو از خود خوشی حاصل ہوئی چونکہ اسکے اجرا سے صرف مسلمانوں کی تجارتی نفعات اور دینوی فوائد ہی متصور نہیں ہے بلکہ دینوی یہودی حاجیونکے آرامیت کے وہ وہ وسائل ہیں کہ جسکو ہمارے معزز اڈیٹر انشاء اللہ خان بخوبی شائع کر چکے ہیں اسکا اعادہ یہاں تطویل سے خالی نہیں۔ مطوفین کعبہ جو ہزاروں تکلیفیں سہکر سیکڑوں دقتیں اٹھا اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے تھے اب چند ہی تنوں میں بہ آرام و فرحت اپنے دلی آرزو کو پورا کر سکینگے وہ ہندوستانی حاجی جو حج کے لئے ایک سال کا ذخیرہ جمع کرتے تھے اب ایک ہی مہینہ کے عرصہ میں زیارت کعبہ و روضۂ شریف سے فارغ ہو کر اپنے وطن کو واپس آجا سکتے ہیں غرض کہ اسکے اجرا میں وہ وہ فوائد مستمر ہیں کہ جسکے بیان کی یہاں گنجایش نہیں خیر اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ پر فوائد ریلوے کسکی وساطت سے تعمیر ہو رہی ہے آیا کوئی مشترکہ کمپنی بمنظوری سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی تعمیر کرا رہی ہے یا خود سلطان المعظم اپنے ملکی خزانہ سے تعمیر کرا رہے ہیں لیکن یہ بخوبی پتہ چلتا ہے کہ نہ کوئی مشترکہ کمپنی نے اسکے اجرا کے ٹھیکہ لیا ہے۔ نہ خود سلطان المعظم اپنے سرمایہ سے خرچ کر رہے بلکہ صرف مسلمانونکی دریادلی عالی حوصلگی پر منحصر رکھا گیا خود سلطان المعظم نے روپیہ چندہ دیکر اسکی ابتدا کر دی ہے پس اب میں مسلمانان ہند سے عموماً اور ہر مسلمانان وانمباڑے سے خصوصاً یہ التجا کرتا ہوں کہ اس کم حاصل موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں اور حتی المقدور دامے درمے قلمی امداد سے دریغ نہ فرماویں۔

محکو ہمارے ہموطن مولوی عبدالمجید صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب و مولوی محمد عباس صاحب و مدیکار زین العابدین صاحب و حاجی بدرالدین صاحب و ایم۔ ایچ حیدر صاحب وغیرہ وغیرہ سے اور ہمارے معزز دوست خیر خواہ قوم مولوی عبدالرحمن صاحب پیارم پیٹی۔ مولوی عبدالقادر صاحب سے کامل امید ہے ان قومی کامونکی امداد سے پہلوتہی نہ کرینگے اور اپنی قابل تعریف کوششوں سے دریغ نفرمائینگے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔ الراقم۔ ابن حیدر از امرتسر

رتلام۔ ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید + ز جام دہر مے کل من علیہا فان + کرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب وکیل امرتسر زاد لطفکم تسلیم۔ یکم ربیع الاول سنہ رواں کو ایک ایسا افسوسناک حادثہ اس شہر میں واقع ہوا جسکا ہر گروہ ماہ خاص و عام ہندو و اہل اسلام کو سخت رنج و ملال ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین

جون اور جولائی کے مہینوں میں ہماری بچے کی دانت نکل رہی تھی جس سے اُسے اسہال جاری ہو گیا تھا۔ اور معدہ میں خرابی پڑ گئی ہے۔ دن میں اسی پانچ سے لیکر آٹھ مرتبہ تک اجابت ہوتی ہمارے گھر میں چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال Chamberlains colic cholera Diarrhea Remedy موجود تھی اسمیں سے مینے چار قطرے چمچہ بھر پانی میں اُسی پلا دی جس سے اُسی فی الفور آرام ہو گیا۔ راقم او۔ پی۔ ایم۔ ہال۔ ڈے۔ ساکن ڈمینگ ضلع انڈیانا۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

حضرت سید حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے شب جمعہ کو بتاریخ ۳۰ صفر المظفر بعارضہ ہیضہ مبتلا ہو کر بروز شنبہ بتاریخ یکم ربیع الاول اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی عمر قریباً سو برس کی تھی۔ زمانہ شباب و کہولت میں آپنے عرب و عجم و شام و ہند کے متبرک مقامات کی سیر و سیاحت فرمائی تھی۔ اور اکابر دین و اولیائے کرام کے مزارونکی زیارت سے شرف و بزرگی حاصل کی تھی۔ آپکے والد ماجد حضرت بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمۃ جنکا مزار مقدس گلبرگہ شریف میں ہے اُنکی اولاد امجاد میں سے تھے۔ اور آپکی والدہ ماجدہ حضرت مولانا مولوی سید محمد صاحب علیہ الرحمۃ کی اولاد بزرگ میں سے تھیں۔ غرضکہ حسباً و نسباً و بذاتہ آپ سادات کرام اور اولیائے عظام میں سے تھے۔ اس شہر میں آپکا قیام فیض التیام مسجد نیلگراں واقع محلہ رام گڈھ میں قریباً سولہ سترہ برس سے تھا آپ پر جذب غالب تھا۔ اور اکثر و بیشتر حالت بیخودی و استغراق طاری رہتی تھی۔ آپکی ذات بابرکات مرجع خلائق عامہ تھی۔ قریب قریب مالوہ کے کل اطراف و جوانب سے مرد و زن حاجتمند اشخاص آپکی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اپنی مرادات دلی اور متمنیات قلبی پر فائز المرام ہوتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپکے جنازہ کے ساتھ ایک انبوہ کثیر اور جم غفیر معتقدین و مستفیدین کا تھا بسم اللہ شاہ صاحب مرحوم و مغفور کی مسجد میں جو بیرون شہر قبرستان کے قریب واقع ہے آپ دفن کئے گئے۔ اب تمام مسلمانونکا یہ ارادہ ہے کہ بسفارش عالیجناب معلی القاب خان بہادر خورشید جی رستم جی سی۔ آئی۔ ای۔ دیوان صاحب ریاست رتلام حضور فیض گنجور مہاراجہ سجن سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہم سے اجازت بنائے باغ و چہار دیواری مزار شریف و تعمیر حجرہائے خدام و مجاورین و زائرین حاصل کیجاوے۔ عالیجناب دیوان صاحب بہادر کی دریادلی اور فیاضی سے قوی امید ہے کہ آپ موقع کا ملاحظہ فرما کر ضرور بالضرور حسب مرضی عرضی کنندگان حکم صادر فرمائینگے جو کل رعایائے رتلام کی بہجت و مسرت اور ممنونی و مشکوری کا باعث ہوگا اور اس طرح نام نامی صاحب ممدوح کا رتلام میں ہمیشہ کے لئے زندہ و قائم رہیگا + شعر۔ رستم رہا زمیں پہ نے سام رہگیا + مردونکا آسمانکی نکلی نام رہگیا +

مندرجہ ذیل دعائیں جنسے اُس خلاصہ احرار و نقاوہ ابرار کی سال وفات نکلتی ہے اور قطعات تاریخ وفات انشاء اللہ تعالیٰ مزار اقدس پر کندہ کرائے جاوینگے + (۱) تواب ارحم انک ارحم الراحمین ۱۳ ہجری صلعم ۱۸

(۲) رب ہب لی من لدنک رحمۃ + انک انت المحی والوہاب + (۳) اللہم انک احد وہاب عطوف تحب العفو فاعف عنی ۱۸ ۱۳ ہجری نبوی صلعم ۱۳ ہجری نبوی صلعم

(۴) فی السبت فی غرۃ من الربیع الاوّل + قدمات حسین شاہ فی کسنتی + قال الرب سنۃ الفوت بحافظ + بحسین ادخل فی جنتی ۱۸ ۱۳ ہجری صلعم

(۵) بشنبہ غرۃ ماہ ربیع الاول ۱ + حسین شاہ کہ بود ست قطب رتلام + گذشت و حافظ اندوہگیں بگفت بآہ + بمرہ وای بہ پہلوئے خیر کون و انام ۱۳ ۱۲ ۹ تقویم ۱۳ ہجری صلعم

(۶) بشنبہ غرۃ ماہ ربیع الاول میں + حسین شاہ جو گذری تو حق سے تھے واصل + ہی سال فوتگی کیوں فکر بے عدد کہدے + حسین قصر محمد میں ہو گئے داخل ۷۸ تخریجہ ۹۶ ۱۳ ہجری صلعم

الراقم۔ حافظ از رتلام

از کراچی۔ جناب اڈیٹر صاحب اخبار وکیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ازراہ عنایت و مہربانی اس مضمون کو اپنے اخبار فرحت آثار میں درج فرما کر بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں۔ **مسلمانان کی نااتفاقی**۔ تاریخ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو یہاں اکثر نے دکانیں بسبب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بند کی تھیں الا کچھی میمنونکے بسبب بعضے فتانونکی فتنہ کی وجہ سے۔ اگرچہ اس روز کھانا جماعت کی طرف سے ہوا تھا اور بڑا طمطراق معلوم دیتا تھا مگر ہمیں اُن صاحبونکو جنہوں نے دوکانونکو نہ بند کرنے پر ضد کیا تھا اور کہتے تھے کہ یہ یہودیونکی اور نصارونکی روش ہے نصیحت دینی ہے کہ ای بھائیو آجکل ہماری مسجدونمیں زیادہ روشنی ہو رہی ہے اور فرش بہت عمدہ بچھایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ یہ تمامی بدعتیں ہیں اور یہ علی الخصوص ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے روز اگر ہم مسلمانوں نے خوشی منائی اور دکانیں بند کیں تو اسمیں کچھ ہرج ہے اسکا جواب میں نہیں دیتا مگر میں اس اخبار کی ناظرین

میرا بچہ مرض اسہال سے سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر کے معالجہ سے اُسے کچھ افاقہ نہوا۔ بطور آخری تدبیر کے چمبرلین کی دوائی ہیضہ و اسہال و قولنج Chamberlains Colic Cholera + Diarrhea Remedy کا استعمال کیا اور اس سے یکلخت کامل شفا ہو گئی۔ راقم جے۔ ایچ۔ ڈوکسا۔ ساکن ولیز ضلع اورنگان۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

جعفر و عباس
خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ کا ایک بیحد دردانگیز واقعہ حسن و عشق کی حیثیت سے اس میں عورتوں کے پیدائشی جذبات کیا کچھ ہیں جو حضرات عورتوں کے ہاتھ میں کھیلتے ہیں وہ کس طرح ان کے ہاتھ سے مرد تک کو بیکار کر دیتے ہیں جو مخالف ہیں وہ بھی انصاف سے پڑھیں اور غور کریں یہ ناول ضرور پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت عمدہ جلد صرف ۱۲ آنہ
نیل کا سانپ
سلطنت میسور اور انتالی کی حیرت بھری داستان۔ ہاتھی کے پنجہ میں عشق کی ہیجان انگیز داستان۔ قیمت عمدہ جلد ۱۲ آنہ
عقد الجواہر
ایک اخلاقی اور دلچسپ ناول ہے قیمت عمدہ جلد ۱۲ آنہ
ملنے کا پتہ منیجر اخبار وکیل امرتسر

صاحبونسے توقع اور امید کرتا ہوں کہ اس سوال کا جواب باصواب اس اخبار کے ذریعہ سے دیکر بندہ کو ممنون فرمائینگے

تاریخ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو ایک جوان عمر (۲۰) سال ساکن چاگیواڑہ رات کو دو بجے ناٹک دیکھکر اپنے گھر میں آکر بستر پر راحت فرمایا علی الصباح وہ شخص مردہ پایا گیا۔ یہاں گرمی کا زور و شور ہے مگر برسات کا ابتک پتہ نہیں خداوند کریم جلشانہ اپنے فضل و کرم سے اپنے بندونکو رحمت سے مالا مال کرے۔ آمین ۱۳ جولائی

سٹوڈنٹس

بقایا مراسلات مطبوعہ نمبر ۶ جلد ۶ بہ (۲) کانفرنس مشورہ دیتی ہے کہ ہر انگریزی خوان طالبعلم مسلمان تالیہ کان خارج شدہ فارسی کی جگہ پر عربی لے اور اسکا قطعی فیصلہ آئندہ جلسہ عام میں ہو۔ سید شاہ کبیر الدین نے تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوئی۔ بعدازیں مسٹر صغیر حسین نے یہ تجویز پیش کی کہ۔

(۳) کانفرنس طلبا کی ترغیب و تشویق اور حوصلہ افزائی کے لئے انعامات و تمغہ جات کا بھی بندوبست کرے اور آئندہ جلسہ عام میں دو سلور مڈل (چاندی کا تمغہ) ایسے طلبہ کو دئے جاویں جنکے مضمون اور بیان کو تمام مضامین اور بیانات سے کانفرنس کی سلیکٹ کمیٹی نمبر اعلیٰ قرار دے اور ایک تمغہ اعلیٰ درجہ کے مضمون نگار کے لئے دوسرا تمغہ ادنی درجے کے مقرر کے لئے قرار دیا جائے۔ تمغہ کے ایک جانب لائق مضمون نگار یا مقرر) اور (کانفرنس طلبا) دوسری جانب (نام عطا کنندہ تاریخ سنہ و جلسہ) کندہ ہو

قابل محرک نے اسکے فوائد بہت خوبی سے بیان کئے کہ ہماری کانفرنس کو قبولیت عامہ اور طلبا کو فوائد عملی ایسی ہی کارروائیوں میں پہنچ سکتے ہیں۔ محض زبانی جمع خرچ سے کچھ بھی نہیں ہوتا جب مختلف کھیلوں کو جلسہ میں انکی ترغیب کے لئے انعامات دئے جاتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ طلبا کو تقریری اور تحریری علمی قابلیت پیدا کرنیکے لئے انعامات نہ دیئے جائیں ہم کو امید ہے کہ ہماری معززین قوم ایسے کثیر التعداد انعام عطا فرمانے میں عالی ہمتی سے کام لینگے جو اس بات میں نہایت مفید ثابت ہوگا

حافظ شاہ سید عمر صاحب نے تائید کی اور یہ ریزولیوشن اتفاق رائے کے ساتھ پاس ہوا اور اسیوقت ان دونوں تمغونکا بندوبست ہوگیا جناب مولوی حاجی ریاض الدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ فتحپور اور مسٹر صغیر حسن صاحب اور جمال احمد علوی اور شیخ عزیز حسین صاحب فاروقی رئیس اعظم کٹرا نے اسکے مصارف اپنے ذمہ لئے۔

پھر مسٹر جلیل احمد صاحب پریسیڈنٹ کانفرنس نے تحریک کی کہ

(۴) عالیجناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء اور صاحب سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے حضور میں اس جلسہ کی روئداد معہ اغراض و مقاصد کے بھیجی جاوے اور ان محترم بزرگونسے درخواست کیجائے کہ آپ اس کانفرنس طلبا کی سرپرستی منظور فرماویں اور اپنے عمدہ مشوروں اور مضمون سے ہماری رہبری و حمایت ہمیشہ فرماتے رہیں تاکہ ہم ممبران کانفرنس اپنے مقاصد باحسن وجوہ حاصل کرسکیں

جمال احمد علوی سکرٹری کانفرنس نے تائید کی اتفاق رائے کے ساتھ منظور ہوئی۔

اسکے بعد سید شاہ کبیر الدین احمد صاحب نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ۔

یہ کانفرنس سنٹرل کمیٹی اردو ڈیفنس سوسائٹی کے اغراض و مقاصد کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرکے تجویز کرتی ہے کہ سنٹرل کمیٹی کے اس اجلاس عام میں جو ماہ جولائی کے شروع میں بمقام لکھنو منعقد ہونیوالا ہے اسٹوڈنٹس کانفرنس کی طرف سے بھی چند ممبر بطور ڈیلیگیٹ کے بھیجی اور اس رزولیوشن کی نقل خدمت میں جناب مسٹر حامد علی خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء سکرٹری سینٹرل کمیٹی لکھنؤ کے بھیجی جائے۔ اس رزولیوشن کے پیش کرتے وقت لائق انسپکٹر نے یہ کہا کہ اردو کے متعلق جو پولیٹکل نتائج پیدا ہوتے ہیں اسپر غور کرنیکے لئے ہمارے مدبر بزرگان قوم کافی ہیں ہم طلبا کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے مگر چونکہ اس انقلاب سے ہماری اخلاقی اور تعلیمی اور مذہبی فیلنگ پر بہت بڑا اثر پڑیگا اور ہماری شائستہ مادری زبان کو سخت نقصان پہنچیگا اور ہم پر ایک جدید وزنی بوجھ انگریزی۔ عربی۔ اردو زبانوں و علوم کے علاوہ ناگری ہندی کا بھی بڑھ جائیگا جس میں ہماری صحت جسمانی اور وقت دونوں کے ضائع ہونیکا یقین ہے اسوجہ سے ہم اپنی گورنمنٹ کے حضور میں بامید نرحم خسروانہ حاضر ہوں اور اپنی قابل رحم حالت زار کے جانب توجہ دلائیں۔

سید حامل علی صاحب رئیس بہادر طالبعلم مڈل کلاس مدرسہ تحصیلی دارانگر نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

اصحاب ذیل ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے

۱۔ جمال احمد علوی سکرٹری اسٹوڈنٹس کانفرنس خلف منشی کمال احمد صاحب رئیس اعظم کٹرہ۔

۲۔ مسٹر صغیر حسن صاحب طالب علم مدرسہ اسلامیہ فتحپور و چیف سکرٹری کانفرنس خلف الصدق خان بہادر صفدر حسین صاحب ہیڈ پولیس انسپکٹر رئیس فتحپور۔ ۳۔ سید شاہ کبیر الدین احمد صاحب خلف الصدق جناب سید شاہ رکن الدین احمد رئیس کٹرہ۔ (۴) حافظ شاہ سید عمر صاحب نواسۂ حقیقی مولانا مولوی حاجی عبد الحق صاحب کانپوری۔

بعدازیں جمال احمد سکرٹری کانفرنس نے تحریک کی۔

(۶) کانفرنس کی جانب سے مولوی حاجی ریاض الدین احمد صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ فتحپور کی خدمت عالی میں استدعا کیجاتی ہے کہ کانفرنس طلبا کے اغراض و مقاصد کی نسبت اپنی زرین رائے کو ظاہر فرما کے اسکی عزت افزائی فرماویں اور آپکو اس خاص توجہ اور رونق افروزی کا منجانب کانفرنس شکریہ ادا کیا جائے پریسیڈنٹ جلسہ نے اسکی تائید کی جو نہایت جوش انگیز مسرت کے ساتھ باتفاق رائے منظور ہوئی کانفرنس کیجانب سے پریسیڈنٹ صاحب نے آپکا شکریہ ادا کرکے آپسے اسپیچ دینے کی استدعا کی ہمارے مخدوم نے جس جوش مسرت کے ساتھ اسی قبول فرمایا اور جیسے عمدہ الفاظ میں ایک نہایت جوش انگیز تقویت بخش تقریر فرمائی وہ فی الحقیقت دیکھنے اور سننے کے متعلق تھی آپکا چہرہ فرط جوش سے چمک اٹھا اور ہر ہر لفظ سے محبت اور ہمدردی برس رہی افسوس ہے کہ مختصر نویس نہ ہونیکی وجہ سے ہم ایسے تیز تر اور مفید تر اسپیچ کو قلمبند نہ کرسکے جس سے ہماری روئیداد کی حقیقی تکمیل میں زمین و آسمان کا فرق آگیا آپنے فرمایا کاش میں بھی طلبا کے زمرہ میں داخل ہوتا تاکہ اس کانفرنس کا ممبر بنتا لیکن اگرچہ میں اسکا ممبر نہیں بن سکتا مگر ہر طرح کی خدمت کے لئے پوری طور پر موجود ہوں اور کسیوقت مجکو عذر نہوگا یہ ایسا عمدہ اور سب سے عمدہ کام ہے کہ ہر آدمی خود ہی اسکو جانب نہایت قوت کے ساتھ مائل ہے اور میں اسمیں ایسے بڑے بڑے فائدے پاتا ہوں جو اسوقت تک آپ لوگونکو خیال میں بھی نہ گذرے ہونگے اور نہ ابھی گذر سکتے ہیں۔

اسکے بعد پریسیڈنٹ جلسہ اور جناب حبیب صاحب نے نہال احمد صاحب علوی حمیدی کو مجبور کیا کہ آپ بھی اپنی صائب رائے اس کانفرنس کی نسبت ظاہر فرمائیں جناب نہال احمد صاحب علوی حمیدی نے بہت مختصر اور جامع تقریر کی اور یہ فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں جسنے اس تجویز کی تائید کرکے اپنے چھوٹے بھائی جمال احمد علوی کو ہمت دلائی اور انکے حوصلہ افزائی کی اور ہر ایکسلمر میں مشورہ دیتا رہا لیکن میرے نزدیک اسمیں مجلس کی اعلیٰ کامیابی اس امر سے وابستہ ہے کہ مدرسہ اسلامیہ کے مہتممین اور مدرسین پوری طور پر متوجہ ہوں کیونکہ طلبا فی الحقیقت اسکی زیر فرمان اور قبضہ قدرت میں ہوتی ہیں اور ہر طالبعلم کی شرکت انکے بزرگوں اور سرپرستونکی رائے سے عمل میں آئی ہو تاکہ کسی قسم کی شکایت نہ پیدا ہوسکے اس غرض کے حاصل کرنیکے لئے جبتک ہماری حاجیصاحب سا بااثر حامی قوم مستعد نہ ہو اور اس خدمتکو اپنے ذمے نہ لے کامیابی مشکل ہے اسکی سوا طلبا پر سب سے زیادہ تحصیل علم فرض ہے ایسی ہو کہ ایسی جلسات کے ذوق و شوق میں وہ اپنی تعلیم میں نقصان پیدا کریں ایسی صورتمیں یہ کانفرنس بجائے مفید ہونیکے بالکل مضر ثابت ہوگی نہایت خوشی کی بات ہے کہ حاجی صاحب نے اس ضرورت کو تسلیم فرما کے اس خدمتکو اپنے ذمہ لیا۔ اسکے بعد مسٹر صغیر حسین جعفری سکرٹری قرار پائے اور صدر مقام فتحپور قرار دیا گیا اور ایک ایگزیکٹو کمیٹی یا مجلس انتظامیہ منتخب ہوئی۔

ممبران ایگزیکٹو کمیٹی۔ ۱۔ جمال احمد سکرٹری۔ ۲۔ صغیر حسین جوائنٹ سکرٹری۔ ۳۔ ضیاء الدین احمد۔ ۴۔ کبیر الدین احمد۔ ۵۔ سید عمر + روسا، قصبہ کٹرہ ضلع الہ آباد۔

ممتاز علی۔ روح الامین۔ حافظ اسرار احمد صغیر حسین ثانی + روسا، فتحپور۔ اختتام کارروائی کے لئے پریسیڈنٹ نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور ایک پرجوش تقریر کی۔ فتوحات سرکار پر اظہار مسرت اور گورنمنٹ عالیہ کے لئے دعائے ترقی و تقریر کرنیکے بعد جلسہ ۱۱ بجے ختم ہوا۔ جمال احمد آنریری سکرٹری الہ آباد

ہندوستانکی خبریں

میراں شاہ کے قریب ۴ ماہ کی صبح کو چند وزیریوں نے غیر مسلح فوجی سکھوں کی ایک جماعت پر حملہ کیا۔ ایک حوالدار قتل۔ ایک زخمی اور تین آدمی پکڑے گئے۔

ہمعصر ریاض الاخبار لکھتا ہے۔ کہ لوکل گورنمنٹ نے جوڈیشل کمشنر اودھ سے اتفاق کرکے ہائیکورٹ الہ آباد کی توضیح کے برعکس فیصلہ کیا ہے۔ کہ اردو ناگری کے ریزولیوشن میں عرضی کا جو لفظ درج ہے۔ وہ عرضی دعوٰی پر حاوی نہیں۔ پنڈت کدارناتھ صاحب بے۔ اے وکیل نے بنارس سے اس مسئلہ کے متعلق ایک قابل غور مختصر سی مراسلت پائونیر میں شائع کرائی ہے۔ انکے اعتراض کی وقعت اوسکے پڑھنے سے خود بخود عیان ہو جائے گی۔ سر انٹونی میکڈانل اپنے عددی حساب وقیاس کی اس رد قاطع کے بعد بھی اگر اپنے ارادہ پر ثابت قدم رہے تو بیشک تعجب میں داخل ہوگا۔ پنڈت صاحب موصوف جنکی منصفانہ رائے ناظرین پہلے بھی پڑھ چکے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ سر انٹونی میکڈانل نے ۱۸۔ اپریل کے رزولیوشن کے اجرا کی صرف یہ وجہ پیش کی ہے۔ کہ آبادی کے حصہ کثیر کی آسانی وآسایش ایسے حکم کی متقاضی تھی۔ اور حصہ مذکور کی کثرت کے ثبوت میں سنہ ۹۱ء کی رپورٹ مردم شماری کو پیش کیا ہے۔ لیکن اسی رپورٹ کی جلد ۱۶ کے ضمیمہ جات کے صفحہ ۹ پر درج ہے۔ کہ صوبہ اودھ میں اردو خط میں تحریر کرنیوالے شمار کنندگان ۱۰۱۱۸۔ اور ناگری میں تحریر کرنیوالے شمار کنندگان ۲۸۸۱ تھے۔ یعنے اول الذکر سے چوگنے زیادہ تھے۔ ایسی صورت میں صوبہ اودھ کو اس ریزولیوشن کے دائرہ نفاذ سے بالکل خارج رکھنا عین قرین انصاف تھا۔ اوسکی عدالتوں کو بھی ممالک مغربی شمالی کی عدالتوں سے کچھ تعلق نہیں۔ لیکن ہمارے لفٹنٹ گورنر نے اپنی دھن کو نباہنے کے لئے دونو صوبوں کے اعداد کو عجب قابلیت سے باہم خلط ملط کرکے مفید مطلب صورت پیدا کرلی۔ ایسے اہم معاملہ میں اسکی یہ کارروائی میری رائے میں ایک منصف مزاج اور عادل مدبر کے بجائے ایک وکیل مقدمہ کی کارروائی کی مشابہ پائی جاتی ہے۔

ہندوستان کے فوجی صیغہ ماتحت میں چند نئے قاعدے جاری کئے گئے ہیں۔ اسوقت تک طبی امتحان پاس کرنے پر پہلے طالب علم کو سب ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا جاتا تھا۔ آئندہ سوم درجہ کا ہاسپٹل اسسٹنٹ بھرتی ہوگا۔ سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ دو درجوں پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اول درجہ کے صوبہ دار اور دوم درجہ کے جمعدار کا فوجی عہدہ رکھیں گے۔

چین میں پیدل فوج کی نسبت برسات ختم ہونے پر توپخانہ اور سوار بہتر کام دیسکینگے۔ اگر اب دونو قسم کی فوج کی معقول جمعیت کو روانگی کے لئے تیار کیا جائے۔ تو وہ ستمبر کے قریب چین پہونچ سکیں گے۔ الہ آبادی ہمعصر لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان سے چار ہزار سوار بلا تردد بھیجے جاسکتے ہیں کیونکہ اگر سرحد پر کوئی فساد ہو تو اسکے انطفار کے لئے زیادہ تر صرف پیدل درکار ہونگے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ سرحد پر فوج پیدل سے بھی سردست کام لینے کی ضرورت حادث ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔

اخبارات کس سرمایہ سے چلتے ہیں } ڈیلی اکسپریس جسکی اشاعت کا ہم ذکر کرچکے ہیں۔ ڈھائی لاکھ پونڈ یعنے ۳۸ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے جاری کیا گیا ہے جو دو سال کے اندر صرف کردیا جاویگا۔ کلات وغیرہ کی خریداری میں ۱۵ لاکھ روپیہ صرف ہوئے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ ابتک ستر کروڑ کا فی سرمایہ سے ہندوستان میں ایک بھی اخبار چلایا نہیں گیا۔ نا دہندوں وقت پر قیمت نہ ادا کرنیوالے خریداران کا ایک جانب دنا۔ مالک اخبار کی بے بضاعتی دوسری طرف اخبار نویس کے مصائب بڑھانے کو کافی ہیں۔

انسدادی قحط ریلوی کے عنوان سے ہندوستانی لکھتا ہے۔ گورنمنٹ نے جو وقت کروڑ ہا روپیہ ہندوستان کے قحط فنڈ کا صرف کیا اور قحط کی امداد کے لئے ریلوے کے اجرا کی تجویز کی بعض محققوں نے گورنمنٹ کی رائے سے اختلاف کیا تھا۔ کہ کہیں ریلوے سے قحط رک سکتا ہے مگر جو بات سرکاری افسران کے ذہن میں ایکمرتبہ آگئی اسکا دماغ سے نکالنا آسان کام نہیں ہوتا ہے۔ یہ ضرور ہے۔ کہ ریلوے کیوجہ سے غلہ کے روانہ کرنے میں پچھلے قحط میں آسانی ہوئی۔ مگر اوسکے ساتھ قحط اور گرانی ان صوبجات میں بھی پھیل گئی۔ جہاں بارش کی زیادہ کمی نہیں تھی پھر بھی ریلوے لائینوں نے پوری مدد نہیں کی اور بعض حالتوں میں پریشانی پیدا ہوگئی۔ جو سرکار کے اختیار سے باہر تھی۔ مثلاً راجپوتانہ میں کمی پانی کی کے باعث ریلوے کمپنی نے اعلان کردیا ہے کہ ہم مال روانہ نہیں کرسکتے ہیں صرف اتنا پانی ہمارے اسٹیشنوں پر ہے کہ ہم مسافر گاڑی چلا سکیں۔ نیپال کا بھیجا ہوا چاول کئی ماہ تک اسٹیشنوں پر پڑا رہا۔ کہ گاڑیاں ندارد تھیں۔ گورنمنٹ کو اس قحط کے بعد ریلوے پالیسی کی نظر ثانی کرنی لازمی ہوگی۔ اور آئندہ سے جو کچھ روپیہ قحط فنڈ سے صرف ہو وہ ملک میں تالابوں اور چاہات کی تعمیر میں صرف ہو۔ کہ کاشتکاری ہوسکے اور نیز مویشی پیاس سے بچائے جاویں۔

گورنمنٹ ہند کو سکرٹری آف اسٹیٹ نے تحریک کی ہے کہ جاپان ۱۵ روپیہ کے پونڈ سکہ فروخت کرنیکے اوسکے طلائی ٹکڑے ۳۔ اور ۵ روپیہ کے جاری ہوں۔ تاکہ ہندوستانی خریدیں اور سونے کا رواج ہو۔

رامپور۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضور لفٹنٹ گورنر کی تجویز کہ رامپور میں کونسل آف ریجنسی قائم ہو۔ گورنمنٹ نے نامنظور کی ہے۔

رڑکی کالج کے امتحان داخلہ جماعت انجنیری میں اس سال ۱۴ طالب علم پاس ہوئے ہیں۔ چھ عیسائی۔ چھ ہندو اور دو مسلمان۔ مسلمانوں کی تعداد نسبتاً گو اب بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن پھر بھی شکر ہے۔ کہ کچھ تو ہے۔ اور کہ مسلمان نوجوانوں کو بھی اب اس نہایت اہم اور ہر پہلو سے کمال مفید صیغہ کیطرف توجہ ہوگئی ہے۔ اور زیادہ خوشی کا یہ مقام ہے۔ کہ دونو مسلمان اچھے نمبروں پر پاس ہوئے ہیں۔ اور اذکو وظیفہ بھی ملا ہے۔ ایک مسلمان لاہور گورنمنٹ کالج کا ہونہار اور قابل طالبعلم ہے۔ سب اوورسیری اور اوورسیری کے امتحانوں میں پہلی سہ سال علی الترتیب ۱۱۔ اور ۱۲ مسلمان کامیاب ہوئے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

ہز ہائینس جناب امیر صاحب والی دولت خداداد افغانستان نے ترجمہ کا محکمہ قائم کرنے کے لئے قطعی احکام صادر فرمادیئے ہیں۔ اس کام کے انتظام ونگرانی کے لئے مسٹر آرنلڈ صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اور شیخ نصیر الدین صاحب اسسٹنٹ کمشنر ملتان سفیر صاحب کے ایما سے منتخب کئے گئے ہیں۔ امیر صاحب کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے پنجاب گورنمنٹ کو ان دونوں افسروں کی خدمات متذکرہ صدر محکمہ ترجمہ کو مستعار حوالہ کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اس محکمہ میں جیسا کہ ناظرین کو بخوبی معلوم ہے۔ تاریخ اور علوم وفنون جدیدہ کی کتابیں انگریزی سے فارسی میں ترجمہ کیجائینگی۔

بارش اس ہفتہ تقریباً پنجاب کے تمام اضلاع میں ہوگئی ہے۔ وزیر آباد سے شمال اور بہاولپور سے جنوب میں بکثرت اور باقی حصہ میں معمولی۔ تھانیسر کے قریب ریلوے لائن کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ہندوستان کے دیگر صوبوں میں بھی علی العموم اچھی بارش ہوگئی ہے۔ مگر افسوس بدنصیب صوبجات گوجرات وراجپوتانہ میں ابھی تک بارش کو ترس رہے ہیں۔ اور وہاں حالت دن بدن سخت نازک ہوتی چلی جارہی ہے۔ صوبجات متوسط میں اگرچہ بارش عمدہ ہوگئی ہے۔ لیکن امدادی کاموں کے مزدوروں اور محتاجوں کی تعداد میں کمی ہونے کی بجائے الٹا اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ ہسوقت کل ملک میں ۶۳ لاکھ کے قریب قحط زدگان سرکاری امداد پر گذر کررہے ہیں۔

کابل میں ہیضہ کی وبا بتدریج اسقدر زور پکڑ گئی۔ کہ ۲۳۔ جون سے کل دفاتر بند کردیئے گئے اور امیر صاحب مع خاندان شاہی کابل سے باہر چلے گئے۔ یومیہ اوسط تعداد متوفیوں کی ایک سو بتائی جاتی ہے۔ کوہاٹ میں دیسی سپاہ کے تقریباً چار سو آدمی اس بیماری میں مبتلا اور ڈیڑھ سو فوت ہوئے احاطہ بمبئی کی ریاست رادھن پور کا منتظم کرنیل لائڈ اور بنوں کا ڈپٹی کمشنر مسٹر گرانٹ بھی ہیضہ سے فوت ہوگئے ہیں

پائونیر لکھتا ہے۔ کہ کابل میں روسی سفارت آنیکی خبر بالکل غلط ہے۔ امیر صاحب روسیوں کی چالوں کو بخوبی سمجھتے ہیں اور خواہ انگلستان سے کسی معاملہ پر ناراض ہوں۔ مگر روسی سفارت قبول

اسلامی خبریں

فہرست چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۱۶ - جولائی ۱۹۰۹ء سماء للجیہ

منشی محمد عزت اللہ صاحب - موضع ہری پور ضلع جونپور - ۸ر

منشی محمد سعید صاحب سوڈا واٹر مشین - پلٹن گورہ نمبر ۳۹ - چھاؤنی نوشہرہ - ۱۷ر

منشی نعیم الدین احمد صاحب انصاری - لاہور ۱۷ر

(میزان کل سماء للجیہ ۶۴۶)

حماہ ریلوی - بیروت دمشق لائن کے درمیانی سٹیشن رقہ سے براہ حمص بنائی جائیگی - اسکا طول ۱۹۲ کیلو میٹر ہوگا -

ہاشم پاشا سابق گورنر طرابلس الغرب شروع جون میں اپنے مستعفی حکومت سے قسطنطنیہ پہونچگئے - اونکی واپسی سے صاف ظاہر ہو رہا ہے - کہ طرابلس کے جدید گورنر اسمٰعیل پاشا کی فراری کی جو خبر انگریزی جرائد نے لکھی تھی وہ بالکل بے بنیاد تھی - ہاشم پاشا کی واپسی اسمٰعیل کے وہاں جا پہونچنے سے مشروط تھی -

باکو کے ایک عالی ہمت و ہمدرد قوم مسلمان تاجر حاجی زین العابدین تقی اوف نے پارچہ بافی کا ایک بڑا کارخانہ جسمیں بارہ ہزار آدمی کام کر سکیں - اس نیت سے قائم کیا - کہ اسمیں صرف مسلمانوں کو ملازم رکھے - مگر روسی حکام نے اوسے مجبور کیا - کہ جب تک وہ تین چوتہائی ملازم عیسائی رکھنیکا عہد نہ کرے کارخانہ جاری کرنے کی اجازت نہیں دینگے - چونکہ عمارت پر کئی لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا تھا - حاجی موصوف کو مجبوراً قبول کرنا پڑا -

زبیر پاشا ملک رباح کے حالات زندگی اس فانی زندگی کے عبرت انگیز انقلابات کو بوضاحت ظاہر کر رہے ہیں - ناظرین کو معلوم ہے - کہ اسے چند ماہ ہوئے کئی برسوں کی نظر بندی کے بعد مصری گورنمنٹ یا لارڈ کرومر کیطرف سے اپنے وطن سوڈان کو واپس جانے کی اجازت ملی تھی بیس برس ہوئے وہ افریقہ کے عظیم ترین آدمیوں میں سے ایک تھا - ڈاکٹر شوین فرتھ نے کچھ عرصہ ہوا - اسکی نسبت اپنے سفرنامہ میں بعبارت ذیل تحریر کیا تھا :- میں نے اوسکے دربار کو شان و شوکت میں شاہی درباروں کے ہم پلہ دیکھا - پیش کمروں اور برانڈوں میں قیمتی قالین اور دیوان بچھے ہوئے تھے - ملاقاتیوں کو سنہری وردیاں پہنے ہوئے غلام پہلے ان کمروں میں بٹھاتے تھے - ان درباری کمروں کی شاہانہ شان و شوکت چند شیروں کی موجودگی سے اور بھی فزوں ہو گئی تھی - یہ ببر شیر مضبوط اور وزنی زنجیروں سے بندھے ہوتے تھے - زبیر تیس نہایت مضبوط قلعوں کا مالک تھا جنمیں سے چند بہت دور افریقہ کے عین وسط میں تھے - ہر قلعہ کے ارد گرد کے علاقہ اور ایک سے دوسرے تک کی سرحدیں پر تمام سلسلہ کی انتہا تک زبیر کی خود مختارانہ حکومت قائم تھی جسکا پیشہ اور تمول و اقتدار کا منبع تجارت غلاماں تھی - ایک منحوس ساعت میں وہ اپنے علاقہ سے قاہرہ کو روانہ ہوا - وہ اپنے ساتھ ایک لاکھ پونڈ اسٹرلنگ سے لایا - کہ مصری حکومت سے صوبہ دار فرکی گورنر جنرلی باضابطہ حاصل کرے - خدیو نے اسکی بجائے اوسے قید کر لیا - اور وہ اس برس تک کچھ مدت قلعہ جبل اور باقی عرصہ قاہرہ میں سلطانی اسیر رہا - لیکن اس حالت میں بھی اسکا اقتدار اسقدر رہتا - کہ ۱۸۸۴ء میں گارڈن پاشا نے گورنمنٹ سے بار بار اس کو بھیجدینے کی التجا کی - گارڈن کا بیان تھا - کہ وہ اس ملک میں ایسا ہر دلعزیز اور مقتدر ہے - کہ اسکی مدد سے میں مہدی کی بغاوت کو بآسانی فرو کر سکوں گا گورنمنٹ نے اس مشورہ پر عمل نہ کیا - اور پندرہ برس کے بعد فوجی طاقت سے مہدیوں کی طاقت کو پامال کرنے کو ترجیح دی - جسکی تکمیل پر لارڈ کرومر نے اس پرانے پردہ فروش کو پھر اپنے وطن مالوف کو واپس جانے کی اجازت دینے میں کوئی ہرج نہیں دیکھا -

لیکن اسیری کی زمانہ میں بھی درویشوں کی حکومت کو ضعیف بنانے اور رباح وغیرہ دیگر سلطان پرستوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے میں گورنمنٹ کو اوس سے کچھ کم مدد نہ ملی - زبیر کی ثروت کا ذریعہ صرف تجارت غلامان ہی نہ تھی - بلکہ طلائی معادن بھی - جو صوبہ دار فر اور نوبیا کے جنوبی علاقہ شنار وغیرہ میں موجود ہیں - ان مقامات کی فتح پر مہدیوں کو وہاں کے باشندوں سے ہزارہا من سونا دستیاب ہوا تھا - مصری گورنمنٹ بھی اب ان کانوں سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ کی ہے - اور ایک خاص کمیشن انکی دیکھ بھال اور معائنہ کے لئے دار فر بھیجی گئی ہے -

بغاوت سوڈان میں جن یونانیوں کو نقصان پہونچا تھا - مصری حکومت نے انکو ۹ ہزار پونڈ معاوضہ عطا کیا ہے -

نہر سویز - اگرچہ کل دنیا کی ملکیت اور عام بحری شاہراہ ہے - لیکن اس راستہ سے فائدہ اٹھانیوالی اقوام کے جہازات کی نسبتی تعداد سے صاف ظاہر ہو رہا ہے - کہ یہ راستہ تقریباً انگریزوں کا ہے -

جب اسکی کھدائی و تیاری کا کام شروع ہوا تھا - تو انگلستان اس تجویز کا سخت مخالف تھا - اور کئی برسوں تک اسکا اسکے سرمایہ میں قریباً ایک حصہ بھی نہ تھا - مگر جب وہ تیار ہو گئی اور برٹش گورنمنٹ کو اپنی علیحدگی کے برے نتائج کیطرف توجہ ہو گئی تو لارڈ بیکنسفیلڈ کی ایک ادنیٰ حکمت عملی سے انگریزی حکومت کل سرمایہ کے تیسرے حصہ سے زیادہ کی مالک بن گئی - کمپنی کے کئی لاکھ حصے کوڑیوں کے مول خدیو مصر اسمٰعیل سے خرید لئے گئے - جنکی مالیت آج ادا شدہ رقم سے پانچ چھ گنے سے زیادہ ہے - ۱۸۹۹ء میں جسقدر جہاز گذرے اونمیں سے دو تہائی انگریزی تھی - خود اس ملک کے جو کسیوقت خاکنائے سویز کا مالک تھا اور اب بھی نہر سویز کے دونو طرف ہزارہا میل ساحلی علاقہ کا مالک ہے - یعنے مصر کے صرف دو جہاز گذرے - اور مصر کے شہنشاہ ملک کے جو یورپ اور ایشیا دونوں میں اب بھی لاکھوں میل مربع علاقوں پر متصرف ہے - اور اسکے بعض ایشیائی مقبوضات یمن - حجاز و عراق کو زیادہ تر یورپ کی طرف سے سمندر کے راستہ جاتے ہیں - فقط ۲۶ جہاز گذرے - اور اتنی بھی محض اسوجہ سے کہ ۱۸۹۸ء میں ٹرکی کو کئی ہزار فوج یمن کو بھیجنی پڑی - امریکہ کے ۱۸۹۸ء میں تین یا چار جہاز گذرے تھے ۱۸۹۹ء میں ۲۶ گذرے - اور جاپان ایسے بعید ملک کے ۶۵ - سو سے زیادہ صرف چار ملکوں کے جہاز تھے - آسٹریا کے ایکسو ایک - ہالنڈ کے دو سو چھ - فرانس کے ۲۲۶ - جرمنی کے ۳۸۷ ہزاروں کی تعداد میں صرف ایک ملک کے جہاز گذرے - انگریزی جہازوں کی تعداد ۲۳۱۰ تھی - اس سال کل مسافر نہر سے دو لاکھ ۲۱ ہزار گذرے - جن میں نصف سے زیادہ فوجی تھے -

ترکی حکومت کے مطالبہ پر ترکی جہاز رانی کمپنی مخصوصہ نے اب دو جہاز دار الخلافہ شام اور ساحل حجاز و یمن تک اور ایک جہاز دار الخلافہ و بصرہ کے مابین باقاعدہ طور پر آمد و رفت کرتے رہنے کے لئے مقرر کئے ہیں - اس تعداد سے خالص ترکی تجارت داخلیہ کی قلت اور ترکی مقبوضات میں باہمی آمد و رفت کی حیرت انگیز کمی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے - صرف بصرہ کو ہر سال غیر ملک کے جہاز اپنے اپنے ملکوں کے تجارتی سامان لیکر سینکڑوں کی تعداد سے کم نہیں جاتے -

بحریہ کریٹ کے مصیبت زدہ مسلمانوں کے لئے انجمن اعانت نے جون کے اخیر میں پھر ایک ہزار بوری آٹا روانہ کیا ہے - انمیں ہے ۳۷۵ - خانیہ ۳۱۵ قندیہ ۱۱۰ اشیدہ اور دو سو بوری ریتی محہ کے مسلمانوں میں تقسیم ہونگی -

قحط زدگان ہندوستان کے لئے حسب الحکم سلطانی جو چندہ دیگر ولایات عثمانیہ کیطرح مصر میں بھی کھولا گیا ہے - اسمیں خدیو مصر نے ۱۶ سو روپیہ عطا کیا ہے - بغداد میں وسط جون تک قحط فنڈ کے لئے ۳۵ ہزار قرش جمع ہوئے - اولایت اڈریانوپل میں ۲۵ ہزار قرش - جلالت مآب جیب خاص سے ۱۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے -

قسطنطنیہ کے مدرسہ عشیرت سے اس سال ۱۷ طلبا فارغ التحصیل ہوئے - جنمیں سے ۵ پیدل فوج میں اور ۱۲ فوج سوار ان میں بعہدہ لفٹنٹ درجہ دوم مقرر کئے گئے ہیں - اور انکو ایسی پلٹنوں میں مامور کیا گیا ہے جنکا صدر مقام قسطنطنیہ سے سات فرسخ سے زیادہ فاصلہ پر نہیں ہے -

تار کی خبریں

لندن ۱۱ جولائی - محاربہ چین - امریکہ نے سوار چھ ہزار فوج جزائر فلپائین بھیجی ہے۔ مگر ضرورت راستہ سے چین کو بھیجدی جائیگی۔ فرانس سے چار ہزار فوج چین کو روانہ ہو چکی ہے۔ اور چار ہزار ۲۰ جولائی سے پہلے روانہ ہو جائیگی۔ اسکے بعد بصورت ضرورت اور بھی بھیجی جائیگی۔ ۲۔ جولائی کو مدسی فوج نے ٹینٹسن کی دیسی آبادی پر گولہ باری کی مگر بے سود۔ کامیابی نہ ہوئی۔ امیرالبحر سیمور نے ٹینٹسن کے اجنبی باشندوں کو حکم دیا ہے۔ کہ عورتوں اور بچوں کو حتی الوسع بہت جلد ٹاکو بھیجدیں۔ مقام مذکور میں ایک بشپ۔ دو پادری۔ دو مسیں ۵۔ جولائی کو چینیوں نے قتل کردیں۔ خبر ہے۔ کہ وزارت امور خارجہ پیکن میں باغیوں پر حملہ کیا۔ شنگھائی کے قونصلوں نے کہا ہے۔ کہ ۴ تک سفارتخانے پیکن میں سلامت تھے اور باغیوں نے انپر حملہ کرنا ترک کردیا تھا۔ صوبہ شان تنگ کے گورنر نے شہزادہ تواں سپہ سالار کے حکم سے انکار کردیا ہے۔ جو یہ تھا۔ کہ وہ دس ہزار فوج لیکر ٹاکن جائے۔ قیصر ولیم کل کیل آیا۔ اور امیرالبحر سیمور جہاز پر جاکر چین کیطرف جانیوالے بیڑہ کے افسروں اور ملاحوں کو الوداعی ایڈریس دیئے۔ پیکن میں عام بربادی مستولی ہے۔ صرف وفادار سپاہیوں اور باکسروں میں ہی نہیں۔ بلکہ مانچو (تاتاری) اور چینی جرنیلوں کی سپاہوں میں بھی باہم کشت وخون ہو رہا ہے۔ ٹینٹسن سے ۲۴ جرمن بحری سپاہی کیا شوٹ گئے ہیں۔

محاربہ ٹرانسوال جنرل برابانٹ نے دنبرگ کے قریب مقام ڈارن برگ اور لائن پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں سے بویر عموماً رسد کے قافلوں کو اذیت پہونچایا کرتے تھے۔ جنرل بلر لارڈ رابرٹس سے ملاقات و مشورہ کرکے پریٹوریا سے واپس چلا گیا ہے۔ بویر جنرل لمر مقام رستن برگ (مغربی ٹرانسوال) کے قریب جوار میں بڑی مستعدی دکھا رہا ہے۔ کرنیل موہن کی ۶ و ۷ جولائی کو تین ہزار بویروں سے جو پیرنگز کے قریب ریلوے توڑنا چاہتے تھے لڑائی ہوئی۔ بویر برونک سپروٹ کر مفرق کو ہٹا دیئے گئے۔ انگریزی فوج سے ۴۲ ضائع ہوئے۔ سٹین اور ڈی ویٹ معقول جمعیت کر سانہ دو ریسبرگ کو (شمال مشرقی فری سٹیٹ) گئے ہیں۔ بویروں نے جون کے پہلے ہفتہ میں جو آٹھ سو انگریز سپاہ پکڑ لی تھی۔ اوسے چھوڑ دیا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ انکے پاس سامان خوراک کم ہو گیا ہے۔ بمقام ہلبرون ۸۔ جولائی کو فری سٹیٹ کے دو وزارنے اطاعت تسلیم کرلی۔

بغاوت شانی - کرنیل برو مقام کوکو فو کو فتح نہ کرسکا۔ حملہ میں اسکے ۹ قتل اور ۵۳ زخمی ہوئی۔ وہ اب کرنیل وکاک کو بلا رہا ہے۔ جو بیکادی کو جا رہا ہے۔

لندن ۱۲ - و ۱۳ - جولائی - محاربہ چین - چین سے متضاد خبریں آرہی ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کہ اجنبی فوج نے ٹینٹسن کے چینی حصہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ برمن چینی علاقہ میں ایک جرمن افسر کے ماتحت چینی سپاہیوں کا دستہ کیا شو قیام امن کے لئے بھیجا گیا تھا۔ وہ رائفلیں اور کارتوس لیکر بھاگ گیا ہے۔ انگریزی نائب وزیر جنگ نے کہا۔ کہ گورنمنٹ جسقدر ضرورت ہو چین فوج بھیجنے کو تیار ہے۔ روس نے ظاہر کیا ہے۔ کہ جاپان جسقدر فوج چاہے چین بھیج سکتا ہے۔ مگر اس خدمت سے اسے دوسری طاقتوں سے بڑھکر کوئی استحقاق حاصل نہیں ہوگا۔ وادی ینگسی میں امن قائم رکھنے کے لئے مزید انگریزی جنگی جہاز بھیجے گئے ہیں۔ ۱۴ جولائی کو چینیوں نے ٹینٹسن کی یورپین آبادی پر حملہ کیا۔ متفقہ افواج سے تیس آدمی ضائع ہوئے۔ انگریزی جنگی جہاز نے دریا سے گولے چلاکر چینی توپوں کو چپ کرایا۔ آخر چینی پسپا ہو گئے۔ امیرالبحر سیمور نے جنگی جہاز سے دو فیلڈ گنز توپیں منگوائی ہیں۔ خبر ہے کہ ۳۰ جون سے قیصرہ کو تیہا اقتدار حاصل ہو گیا۔ اور اوسنے گورنروں کو تاکیدی حکم بھیجا ہے۔ کہ جسطرح ہو اجنبیوں کی حفاظت کیجائے۔ لیکن اگر سفراء زندہ ہیں تو انکی طرف سے کیوں کوئی پیغام موصول نہیں ہوتا۔

محاربہ ٹرانسوال - ٹال میں جو انگریز اسیر پہونچے ہیں اونکا بیان ہے کہ ہمکو سردی اور بھوک سے سخت تکلیف پہونچی۔ بویروں نے وردیاں اتار کر ہمکو پھٹے پرانے کپڑے دیئے۔ کیپ کولونی میں انگریزوں اور ڈچوں کے درمیان قومی منافرت ترقی پر ہے۔ ۷۔ جولائی کو جرنیلان کلیمنٹ

دے کر جب ملنے حملہ کرکے بیت اللحم (شمال مشرقی فری سٹیٹ) کو فتح کیا۔ بویر جرنیل ڈی ویٹ جسے لڑائی سے پہلے اطاعت مان لینے کے لئے کہا گیا تھا۔ پیچھے ہٹ گیا۔ وہاں ہمیں ایک انگریزی توپ بھی ملی۔ جنوبی افریقہ میں ۷ جولائی تک ان زخمیوں اور بیماروں کے سوا جو ہسپتالوں میں ہیں۔ ہمارا کل نقصان ۳۰۶۹۳ آدمیوں کا ہوا۔

محاربہ چین - امریکہ نے کہا۔ کہ قیام امن چین کی سلامتی کے قیام اور آزادی تجارت کی نگہداشت کے لئے وہ دیگر دول کے ہمراہ ہے۔ جاپان نے کوئی خاص شرط فوجی خدمت کے لئے پیش نہیں کی۔ نہ روس نے جاپانی فوج سے کام لئے جانیکی کچھ مخالفت کی ہے۔ ۴۔ جولائی کو دو ہزار چینیوں نے حملہ کیا تھا۔ اونکے افسر ناقابل تھے۔ مگر اونکی توپوں نے بہت عمدہ کام دیا اور متفقہ دستوں کو سخت نقصان پہونچایا۔ تیس آدمی صرف انگریزی دستہ کے ضائع ہوئے تھے۔ روسی جاپانی اور جرمن دستوں میں بہت ضائع ہوئے۔ ۶۔ کو پھر لڑائی شروع ہوئی جسمیں آٹھ گھنٹوں کی لڑائی کے بعد چینی توپخانہ چپ کرایا جاسکا۔ ۸۔ کو پھر لڑائی ہوئی۔ چینیوں کے پے در پے حملوں سے ٹینٹسن میں متفقہ افواج کی حالت بہت نازک ہے۔ جاپان بسرعت تمام فوجیں بھیج رہا ہے۔ اسوقت ٹاکو میں ۲۲ ہزار متفقہ فوج اور ۱۵ توپیں موجود ہیں۔

لندن ۱۴ - جولائی - محاربہ چین - مانچوریا میں (القبل روسیاں) حالت نازک تر ہو گئی ہے۔ باکسروں نے ۵۰ میل روسی لائن اکھاڑ دی ہے۔ اور کوئلہ کی کانوں سے انگریز ملازموں کو نکالدیا ہے جاپانی وزراء یوسیکا نفرنس کر رہے ہیں۔ بندرنیوچنگ جلادیا اور لائن مسمار کردی گئی ہے۔ بدنظامی اور ایک سپہ سالار کے نہ ہونے سے ٹینٹسن میں متفقہ افواج کی حالت اچھی نہیں۔ سب ملکر کام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کمانڈروں میں باہم کسی امر پر بمشکل اتفاق رائے ہوتا ہے۔ شہر کے گرد دس ہزار متفقہ فوج بغرض حفاظت پندرہ میل کے طول میں مقیم ہے۔ امیرالبحر سیمور نے اور کمک مانگی ہے۔ چینی روز انپر گولہ باری کرتے رہتے ہیں۔ قیصرہ جرمن نے ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ چین کی تقسیم نہیں چاہتا۔ بلکہ صرف قیام امن چاہتا ہے۔ چین جانے کے لئے غبارہ باتری پریٹوریا سے کیپ ٹاؤن پہونچگئی ہے۔ **محاربہ ٹرانسوال** - بیت اللحم کی فتح سے صلح کی امید مضبوط ہو گئی ہے۔ پریٹوریا جوہانسبرگ لائن پر مختلف بویر جماعتیں حملہ کرنے والی ہیں۔ مگر اسکی حفاظت کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔ بویر بمقام نٹرال سکدو توپیں۔ ایکسو سوار اور نوے پیدل پکڑ لئے گئے ہیں۔ لڑائی سارا دن رہی۔ ہمارا نقصان بہت ہوا۔ کمک بالکل نہ پہونچی۔ ۱۱ جولائی بویروں نے ڈرڈی پورٹ پر ناکام حملہ کیا۔ کرنر ڈارپ کے قریب انگریزی فوج نے غنیم کو سخت زک دی۔ اور جنرل بلر نے پارڈی کرال میں بویروں کو پسپا کیا۔

لندن ۱۵ - جولائی - محاربہ چین - مگر افواہ ہے۔ کہ سفراء ۳۰ جون اور ۱ جولائی کے اندر کسی تاریخ پیکن میں قتل کردیئے گئے۔ یورپین اور امریکن گورنمنٹیں معقول انعام دینے کو تیار ہیں۔ اگر کوئی شخص سفراء کیطرف سے کوئی خط لادے۔ مگر کامیاب نہیں ہوئیں۔ تجویز ہے۔ کہ میدان جنگ تک تمام دول کی مشترکہ لائن سے تار کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ امریکہ نے کہا ہے۔ کہ فلپائین کے لئے جو تار اور مصالح اونسے تیار کیا گیا وہ حاضر ہے۔ لندن میں سفراء کی سلامتی کی طرف سے قطعاً مایوسی ہو گئی ہے۔ اٹلی پانچ ہزار فوج چین بھیجیگی پہلا دستہ ۱۸ کو روانہ ہوگا۔ ۹ کی خبر ہے۔ کہ چینیوں نے بارہ اور توپیں چینی حصہ ٹینٹسن کے بلند مقبروں پر نصب کرکے متفقہ افواج کے کئی مورچوں کو ناقابل رہائش بنا دیا ہے۔ چینیوں نے دریا کا کنارہ کاٹکر اوسکا پانی کارخ دوسری طرف کردیا ہے۔ جس سے ٹینٹسن سے نیچے دریا میں جہازوں کی آمد و رفت ناممکن ہو گئی ہے۔

محاربہ ٹرانسوال - کرنیل موہن کی کمک پہونچ جانے پر جنرل فرنچ کے سوار بریگیڈ نے ۱۱۔ کو ریت فونٹین کے قریب تمام بویر مورچوں کو چھین لیا۔ جنمیں کئی بویر لاشیں ملیں۔ نٹرال سک کی شکست پر سخت نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ بدنیوجہ کہ لارڈ رابرٹس کا ہیڈ کوارٹر وہاں سے بالکل قریب تھا۔ انگریزی افواج مقام مذکور پر منگل کی شام کو قابض ہوئیں۔ صبح اٹھیں تو چاروں طرف بویروں کا حلقہ دیکھا۔ دونو توپوں اور انکے محافظ سوار باقی دستہ سے آگے تھے۔ توپچیوں اور سواروں میں سے سب یا قتل ہو گئے یا زخمی۔ اور بویروں نے توپیں چھین لیں۔ باقی فوج نے شام تک مردانہ وار مقابلہ کیا۔

اندیشہ ہے کہ ہمارا سخت نقصان ہوا۔ اس دستہ کے صرف تیس آدمی کیمپ واپس پہونچے ہیں۔
۱۱۔ جولائی کو معرکہ کروگرز ڈارپ میں ہماری فوج کا ایک کپتان قتل۔ دو افسر اور ۳۴ سپاہی زخمی ہوئے۔ اور معرکہ بیت اللحم میں چار افسر قتل۔ اور چار افسر ۴۲ سپاہی زخمی ہوئے۔ بویر تاحال ڈاسپورٹ اور ونڈر بوم سے پانچ میل شمال میں پہاڑیوں پر قابض ہیں۔ معرکہ نٹرال نک میں انگریزی دستہ کو بھی سخت نقصان پہونچایا۔

معارانی بروہ پر لندن میں بکامیابی عمل جراحی کیا گیا۔ ملکہ معظمہ نے بذریعہ تار خیر و عافیت کی خبر دریافت کی۔

لندن ۱۶ جولائی۔ محاربہ چین۔ باکسر قصبہ ونچو میں بھی پہونچگئے ہیں۔ اور وہاں کے اجنبیوں کو دھمکا رہے ہیں۔ باکسروں کی شورہ پشتی اور ظلم شعاری کی شکایت ۲۴۔ مئی ہی سے شروع ہوگئی تھی۔ صوبجات ہونان اور شانسی کے گورنروں نے باکسروں کی حمایت میں اعلان شائع کئے ہیں۔ کل اجنبی پیکن میں انگریزی سفارت میں جمع ہوئے تھے۔ چینیوں نے گران وزن توپوں سے عمارت کو نہدم اور اجنبیوں کو معدوم کر دیا۔

محاربہ ٹرانسوال۔ جنرل بُلر کے ہراول نے بمقام ولپورٹ غنیم کے کیمپ پر تصرف کر لیا۔ جنرل ممدوح اب درہ وان ریتیان کو بڑھ رہے ہیں۔ مسٹر شرپنز سابق وزیر کیپ کولونی نے اپنے پیروان کو تقریر میں کہا۔ کہ یہ ناممکن ہے۔ کہ بویر ریاستوں کو پہلی ایسی کامل آزادی حاصل رہے۔ تاہم کچھ آزادی کا قائم رہنا ضروری ہے۔ حکومت انگلشیہ نے سابق منظور شدہ رقم کے علاوہ بحری اخراجات کے لئے دو کرور روپیہ کی اور رقم مانگی ہے۔

لندن ۱۷۔ بغایت ۱۸ جولائی **محاربہ چین۔** ۸ جولائی کی خبر ہے۔ کہ ٹنٹسن میں چینیوں کی جمعیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اور وہ متفقہ افواج کے پہلوؤں پر نئے مقامات میں توپیں نصب کر رہے ہیں۔ اونکے گولوں سے کئی عمارتیں منہدم ہو چکی ہیں۔ انگریزی دستہ کی کچھ فوج نے جسمیں چینی رجمنٹ بھی شامل تھی۔ ایک خاموش چینی توپ کو چھیننے کی ناکام کوشش کی جسمیں اسکے تین قتل اور دو زخمی ہوئے۔ ۶۔ کو جاپانیوں نے چینیوں کا ایک سخت ہلہ پسپا کیا۔ توپی مبارزت جاری ہے۔ مقام تنگ پو میں بھی فساد ہو گیا ہے۔ مشنیں جلا دیگئی ہیں۔ کانٹن اور ہانگ کانگ کو درمیان تار کا سلسلہ کاٹ دیا گیا ہے۔ ونچو سے تمام اجنبی شنگہائی پہونچگئے ہیں۔ ٹنٹسن میں متفقہ افواج سخت نزعہ میں ہیں۔ چینی صرف اسلئے کر حملہ نہیں کرتے کہ ۹۔ کو انکا سخت نقصان ہوا تھا۔ وہ یورپین پانسو گولے پھینک رہے ہیں۔ خاصکر متفقہ افواج کے کیمپ پر بیحری گورہ فوج کے دو قتل۔ چار زخمی ہوئے۔ برطانوی و امریکن فوج نے چینیوں کی ایک توپ چھیننے کی کوشش کی۔ مگر چینیوں کی رائفلی بوچھار نے پسپا کر دیا۔ چینیوں نے یورپین میدان گھوڑ دوڑ کی عمارتوں کو جلا دیا ہے۔ اور اب اونپر متصرف ہیں روسی بنادر پورٹ آرتھر اور دلائی دو شاک کا درمیانی سلسلہ تار بھی کاٹ دیا گیا ہے۔ جاپانی دستہ نے ۹۔ کو چکر کاٹ کر چار چینی توپیں پکڑ لیں اور انکو بھگا دیا۔ سواروں نے دور تک تعاقب کیا۔ متفقہ افواج نے مغربی سلح خانہ پر متصرف ہو کر دو توپیں چھینیں۔ مگر قبضہ قائم نہ رکھ سکیں اور مکان جلا کر ہٹ گئیں۔ ۱۱۔ کو تین گھنٹے لڑائی ہوئی۔ چینیوں کا بہت نقصان ہوا۔ ہنان میں کئی اطالین پادری قتل ہو گئے ہیں۔ ۹۔ کو معرکہ میں متفقہ افواج کو چھ توپیں ملیں۔ یہ لڑائی ٹنٹسن کے جنوب مغرب میں ہوئی۔ ۳۵۰ چینی قتل ہوئے۔ متحدین کا نقصان بہت کم ہوا۔ ۱۱۔ کو چینیوں نے ریلوے سٹیشن پر حملہ کیا۔ اور سخت لڑائی ہوئی۔ جسمیں متفقہ افواج کے ڈیڑھ سو قتل و زخمی ہوئے۔ انگریزی اور فرنچ توپوں نے چینی قلعہ مسمار کر دیا۔ چینی آخر پسپا کر دیئے گئے۔ چینیوں نے آخر تسلیم کر لیا ہے۔ کہ پیکن میں تمام اجنبی قتل کر دیئے گئے۔ اس سے تمام یورپ میں لرزہ پڑ گیا ہے۔ اور ہر ملک کے اخبارات انتقام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ملک کے ہر حصہ میں مخالفت کا جوش پھیل جانے سے یورپین دول کی مشکلات اور بڑھ گئی ہیں۔ سفرا نے عجب تہور سے چینیوں کا مقابلہ کیا۔ اجنبیوں نے جب دیکھا۔ کہ اب آخری وقت پہونچگیا ہے تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے زن و بچہ کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا کہ چینی اونکو بیحرمت نہ کر سکیں۔ امیر البحر سیمور مع شاف ٹاکو واپس کر گئے ہیں۔ یہ قتل عام ۳۰۔ جون کو ہوا۔ چینیوں نے اس خبر کو محض دہی کے لئے مخفی رکھا۔ متفقہ افواج نے ۱۳۔ کی صبح کو ٹنٹسن کے چینی حصہ پر حملہ کیا۔ مگر شام کو بہ نقصان کثیر پسپا کر دیگئیں۔ بیس ہزار چینی فصیلوں پر موجود تھے۔ جو رائفلوں میکسم اور دیگر توپوں سے حملہ آوروں پر سخت انتشاری کرتے رہے۔ امریکن۔ جاپانی۔ برٹش اور فرنچ دستوں نے مغربی جانب پر اور روسیوں نے مشرقی جانب پر حملہ کیا۔ انگریزی دستہ سے چالیس اور کل افواج سے دو سو ضائع ہوئے۔ ۱۰۔ کے معرکہ میں جاپانی اور امریکن دستوں نے قابل تعریف کام دیا۔ ۱۱۔ کو تین سو برٹش۔ فرنچ اور جاپانی فوج نے ریلوے سٹیشن کو محفوظ رکھا۔ اور پانسو چینیوں کو قتل کیا۔ انگریزی حصہ فوج کے تین قتل ۱۶۔ زخمی اور باقی دونوں دستوں سے زیادہ ہوئے۔ امریکہ ۸۔ اور دس ہزار کے درمیان کمکی فوج چین بھیجنے والا ہے۔

محاربہ ٹرانسوال پر ٹیوریا کے قرب و جوار کے واقعات سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ بویروں کی جاسوسی کا انتظام نہایت مکمل اور باقاعدہ ہے۔ نٹرال نک کے واقعہ میں ہماری پانچ قتل چالیس زخمی۔ باقی تقریباً سب اسیر ہوئے۔ پریسیڈنٹ کروگر نے کہا کہ جبتک سدھ ہے لڑتے رہینگے۔ جنرل کلری کی دشمن سے برابر متفرق لڑائی ہو رہی ہے۔

ملکہ معظمہ نے آج ونڈسر میں مہاراجہ بروہ اور انکے خاندان کو شرف قدمبوسی بخشا۔

لندن ۱۹۔ جولائی۔ **محاربہ چین۔** متفقہ افواج نے ۱۳ کے حملہ میں آٹھ توپیں چھین لیں۔ اور چینیوں کو مغربی اسلحہ خانہ سے بیدخل کر دیا۔ مگر شہر میں داخل نہ ہو سکے۔ اس حملہ میں حملہ آوروں بالخصوص فرنچ۔ امریکن اور جاپانی دستوں کو بہت نقصان پہونچا۔ لی ہنگ چنگ آج پیکن جاتا ہوا۔ ہانگ کانگ پہونچیگا۔ ۱۳ کو ۱۵ سو روسی فوج نے ۴۲ توپوں کے ساتھ ٹنٹسن پر حملہ کیا اور فرنچ و جرمنی دستوں کی مدد سے مشرقی جانب ایک میگزین کو اڑا دیا اور آٹھ توپیں چھین لیں۔ درنیوالا برطانوی۔ امریکن جاپانی اور آسٹروی دستوں نے مغربی اسلحہ خانہ پر حملہ کر کے تین گھنٹوں کی جانگداز لڑائی کے بعد اوسے فتح کیا۔ پھر سب فوج ملکر شہر کیطرف بڑھی۔ مگر اوسے فتح نہ کر سکی اور فصیل سے باہر خیمہ زن ہوئی۔ ۱۴۔ کو بکر حملہ کر کے متفقہ افواج نے چینیوں کو بھگا دیا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ متفقین کا کل نقصان آٹھ سو آدمیوں کا ہوا۔ **بغاوت اشانٹی۔** کرنیل ولکاکس کو ماسی پہونچگیا ہے۔

لندن ۲۰۔ جولائی۔ **محاربہ چین۔** چینی سفرا مقیمہ لندن اور واشنگٹن کا بیان ہے۔ کہ ۹ جولائی تک اجنبی سفرا پیکن میں بخیریت تھے۔ دول ٹنٹسن کو برباد نہ کریں۔ لی ہنگ چنگ صوبہ پیکن کا گورنر مقرر ہوا ہے۔ ۱۴۔ کو چار ہزار چینیوں نے ہانچوریا کے روسی قصبہ بلاغوستی پر حملہ کیا۔ چینی دریا کانٹن پر قلعہ بوگی کے عقب میں جنگی کمک تیار کر رہے ہیں۔ چینی جماعت سیاہ علم کے سردار نے اپنی فوج کو متحرک کر دیا ہے۔ اوسے خشکی کے راستہ پیکن پہونچنے کا حکم ملا ہے۔ چینی سفراء کی روایت سلامتی سفراء پر کسیکو اعتبار نہیں۔ ٹائمز انگلش گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ ہانگ کانگ اور شنگہائی کو مضبوط بنانے میں ایک لحظ کا توقف نکیا جائے کیونکہ اگرچہ مخمصہ پیکن میں شریک ہونا ہی ضروری ہے لیکن انکی حفاظت کا بندوبست کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ سیاہ علم جماعت کی حرکت وادی ینگسی کے منہ میں بہار کو نہیں سمجھی جاتی۔ چینی وو سونگ کے قلعوں میں سامان جنگ جمع کر رہے ہیں۔ بلاغوستی پر چینیوں نے بالکل اچانک و خلاف توقع حملہ کیا۔ اس سے روس میں عام جوش عظیم پھیل گیا ہے چینیوں نے دریا امور میں روسی سٹیمروں کو بھی آمد و رفت سے روک دیا۔ اور اوسکے کنارہ کنارہ باتریاں نصب کر دی ہیں۔ ٹنٹسن کے فتح ہونے پر فاتح متفقہ افواج کو ۶۲ توپیں ملیں۔

محاربہ ٹرانسوال۔ جنرل ہملٹن نے مکاڈارپ کیطرف جہاں کروگر مقیم ہے بڑھنے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ جنرل رنڈل ۱۵۔ کو سارا دن نکسبرگ کے قریب دشمن سے مشغول پیکار رہا۔ لارڈ لینسڈون وزیر جنگ نے بیان کیا ہے۔ کہ انگلستان محاربہ کے سبقوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کامل سعی کریگا۔

(۲۱۔ جولائی۔) ہر ٹیوریا کے قریب بویروں نے جنرل کیسر لو کی فوج پر بعزم مردانہ حملہ کیا۔ لیکن آخر پسپا

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا۔